PAKISTAN SENATE
House of the Federation

# THE
# SENATE OF PAKISTAN
# DEBATES

## *OFFICIAL REPORT*

Monday the June 10, 2024
(339th Session)
Volume V, No. 02
(Nos. 01-10)

*Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad*
Volume V SP.V (02)/2024
No.02 15

# Contents

1. Recitation from the Holy Quran ........ 1
2. Leave of Absence ........ 2
3. Point raised by Senator Saifullah Abro regarding raid by the CDA at the residence of Senator Syed Shibli Faraz (Leader of the Opposition) in Islamabad ........ 2
    - Senator Azam Nazeer Tarar, Minister for Law and Justice ........ 3
    - Senator Manzoor Ahmed ........ 4
    - Senator Sherry Rehman ........ 5
    - Senator Dr. Zarqa Suharwardy Taimur ........ 6
    - Senator Irfan-ul-Haque Siddiqui ........ 8
    - Senator Naseema Ehsan ........ 8
    - Senator Azam Nazeer Tarar ........ 10
    - Senator Fawzia Arshad ........ 12
    - Senator Mohsin Aziz ........ 13
4. Ruling of the Chair on presiding of a sitting of the Senate by the Presiding Officer while Deputy Chairman is available ........ 15
5. Motion under Rule 174 regarding the election of the Senate Standing and Functional Committees ........ 18
    - Senator Syed Shibli Faraz, Leader of the Opposition ........ 18
    - Senator Azam Nazeer Tarar ........ 22
6. Introduction of [The Pakistan Penal Code (Amendment) Bill, 2024] .... 24
7. Introduction of [The Islamabad Nature Conservation and Wildlife Management Bill, 2024] ........ 26
8. Introduction of [The Prevention of Smuggling of Migrants (Amendment) Bill, 2024] ........ 27
9. Introduction of [The ICT Rights of Persons with Disability (Amendment) Bill, 2024] ........ 27
10. Introduction of [The Code of Criminal Procedure (Amendment) Bill, 2024] (Insertion of sections 344B, 344C, 344D and 344E in Cr.PC) ...... 32
11. Introduction of [The Prevention of Trafficking in Persons (Amendment) Bill, 2024] ........ 33
12. Introduction of [The Constitution (Amendment) Bill, 2024] ........ 34
13. Introduction of [The Muslim Family Laws (Amendment) Bill, 2024]..... 37
14. Introduction of [The Islamabad Capital Territory Private Educational Institutions (Registration and Regulation) (Amendment) Bill, 2024] .... 37
15. Motion under Rule 218 moved by Senator Mohsin Aziz regarding imposing ban on manufacturing/use of 500 ml plastic bottles for drinking water ........ 38
    - Senator Shahadat Awan ........ 41
    - Senator Dr. Zarqa Suharwardy Taimur ........ 42

- Senator Azam Nazeer Tarar ........................................................... 43

16. Motion under Rule 218 moved by Senator Samina Mumtaz Zehri regarding the issue of black market currency trade and its adverse impact on our economy......................................................................... 45
    - Senator Mohsin Aziz ........................................................................ 50
17. Motion under Rule 218 moved by Senator Dr. Zarqa Suharwardy Taimur regarding the effects of climate change on agriculture sector of the country .............................................................................................. 52
    - Senator Zeeshan Khan Zada ............................................................ 54
    - Senator Azam Nazeer Tarar, Minister for Law and Justice ............ 57
18. Resolution moved by Senator Samina Mumtaz Zehri recommending allocation of special funds under PSDPs to construct the new railway line and necessary infrastructure in the province of Balochistan ......... 59
    - Senator Anwaar Ul Haq ................................................................... 61
19. Point raised by Senator Syed Shibli Faraz, Leader of the Opposition, regarding the current political and economic situation in the country 62
    - Senator Irfan-ul-Haque Siddiqui ..................................................... 67

# SENATE OF PAKISTAN

# SENATE DEBATES

Monday, the June 10, 2024

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at five past ten in the evening with Mr. Chairman (Syed Yousaf Raza Gilani) in the Chair.

----------------

## Recitation from the Holy Quran

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

رَبِّ هَبْ لِیْ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۱۰۰﴾ فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِیْمٍ ﴿۱۰۱﴾ فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْیَ قَالَ
یٰبُنَیَّ اِنِّیْۤ اَرٰی فِی الْمَنَامِ اَنِّیْۤ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰی ؕ قَالَ یٰۤاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ۫
سَتَجِدُنِیْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ ﴿۱۰۲﴾ فَلَمَّاۤ اَسْلَمَا وَ تَلَّهٗ لِلْجَبِیْنِ ۚ﴿۱۰۳﴾ وَ نَادَیْنٰهُ اَنْ
یّٰۤاِبْرٰهِیْمُ ۙ﴿۱۰۴﴾ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْیَا ۚ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۰۵﴾

ترجمہ: اے پروردگار مجھے (اولاد) عطا فرما (جو) سعادت مندوں میں سے (ہو)۔ تو ہم نے ان کو ایک نرم دل لڑکے کی خوشخبری دی۔ جب وہ ان کے ساتھ دوڑنے (کی عمر) کو پہنچا تو ابراہیم نے کہا کہ بیٹا میں خواب دیکھتا ہوں کہ (گویا) تم کو ذبح کر رہا ہوں تو تم سوچو کہ تمہارا کیا خیال ہے انہوں نے کہا کہ ابا جو آپ کو حکم ہوا ہے وہی کیجیے اللہ نے چاہا تو آپ مجھے صابروں میں پایئے گا۔ جب دونوں نے حکم مان لیا اور باپ نے بیٹے کو ماتھے کے بل لٹا دیا۔ تو ہم نے ان کو پکارا کہ اے ابراہیم۔ تم نے خواب سچا کر دکھایا۔ ہم نیکوکاروں کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں۔

(سورۃ الصّٰفّٰت، آیات نمبر ۱۰۰ تا ۱۰۵)

## Leave of Absence

Mr. Chairman: Senator Syed Kazim Ali Shah has requested for the grant of leave for 7th June, 2024 due to his personal engagements. Is the leave granted?

*(Leave was granted)*

Mr. Chairman: Senator Syed Ali Zafar has requested for the grant of leave for 7th June, 2024 due to his personal engagements. Is the leave granted?

*(Leave was granted)*

Mr. Chairman: Senator Mir Dostain Khan Domki has requested for the grant of leave for 24th May, 2024 during 338th Session, and for 7th June, 2024 during the current session due to his personal engagements. Is the leave granted?

*(Leave was granted)*

Mr. Chairman: Order No.2. Senator Samina Mumtaz Zehri. Please switch on the mic.

## Point raised by Senator Saifullah Abro regarding raid by the CDA at the residence of Senator Syed Shibli Faraz (Leader of the Opposition) in Islamabad

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: جناب چیئرمین! آج صبح Leader of the Opposition of Upper House Syed Shibli Faraz کے گھر پر CDA اپنے لوگوں کے ساتھ machinery لے کر ان کے گھر پر پہنچی۔ ان کی family اور ان کے بچوں کو harass کیا گیا ہے۔ یہ بات سمجھ میں نہیں آرہی کہ CDA کو کیا objection ہوا ہے۔ اگر House میں کوئی بھی member بولے تو اگلے دن اس کے گھر پر machinery لے کر پہنچ جائیں گے۔ ان کا Sector F8 میں گھر ہے ابھی بھی جا کے دیکھا جا سکتا ہے۔ میرے خیال میں اس پورے House کو اس واقع کی مذمت کرنی چاہیے کہ اگر Leader of the Opposition کا گھر بھی اسلام آباد میں محفوظ نہیں ہے تو عام آدمی کا کیا حال ہو گا؟

جناب چیئرمین! آپ اس matter کی inquiry کروائیں، اس matter کو Privilege Committee میں آج ہی بھیجیں۔ CDA کے جتنے بھی آفیسرز اس میں ملوث ہیں including the Officials of Ministry of Interior ان سب کو بلوائیں تاکہ اس معاملے کی تحقیق کی جا سکے۔ اصل میں شبلی صاحب کا قصور یہ ہے کہ جمعہ کے دن Session میں شبلی صاحب نے کوئی بات کی ظاہر سی بات ہے Leader of the Opposition ہیں اگر Leader of the Opposition نہیں بولے گا تو کون بولے گا۔ Leader of the Opposition, Leader of the House, Custodian of the House ہوں ہم سب کے لیے آپ لوگوں سے زیادہ کسی کی بھی عزت نہیں ہونی چاہیے۔ آپ تینوں کو اگر کوئی تکلیف ہوگی تو ہم تمام ممبرز اس تکلیف کو اپنی تکلیف سمجھتے ہیں۔ اس matter کو kindly Privilege Committee کو بھیجیں ان تمام Officers کو کٹھرے میں لائیں آخر انہوں نے ایسا کیوں کیا۔ شبلی صاحب کا اتنے سالوں سے وہاں پر گھر تھا اگر شبلی صاحب نے یہ گھر کل پرسوں بنایا ہے تو وہ بھی موقع پر ثابت ہو جائے گا، وہاں سے پتا کر سکتے ہیں۔ یہاں Committee بھی بنے اعظم صاحب بھی بیٹھے ہیں وہ اپنا موقف دیں گے۔ ان Officers کو ایسا سبق سکھایا جائے کہ آئندہ یہ کبھی بھی بغیر کسی وجہ کے کسی ممبر کے گھر جا کر ان کو harass نہ کریں۔ شکریہ۔

Mr. Chairman: Minister for Law and Justice.

**Senator Azam Nazeer Tarar, Minister for Law and Justice**

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: Leader of the Opposition ابھی تشریف لائے ہیں میں نے یہ خبر ابڑو صاحب سے ہی سنی ہے، صبح سے دفتر میں کافی کام چل رہا تھا۔ میرے لیے خود یہ تکلیف دہ بات ہے ہمارے فاضل رکن نے کہا کہ Leader of the House, Leader of the Opposition or Chairman کے متعلق کوئی ایسی بات ہو لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ سارے House کا استحقاق ہے۔ میرے کسی بھی معزز رکن کے ساتھ اگر قانون سے ہٹ کر کوئی بات ہو گی تو ہم سب ایک ساتھ کھڑے ہوں گے اور اس پر جو possible ہے وہ کریں گے اگر آپ اجازت دیں تو میں Interior Minister, Secretary Interior, Chief Commissioner سے report لیتا ہوں کل میں apprise کروں گا کہ وہ کیوں

گئے ہیں؟ وجہ کیا تھی؟ انہوں نے اگر کہیں پر قانون سے تجاوز کیا ہے کوئی ایسی بات کی ہے جو کہ ہمارے فاضل رکن Leader of the Opposition کی privilege کے حوالے سے بات ہے تو بالکل میں سمجھتا ہوں یہ منتخب ایوان ہے۔ اس ایوان کی تکریم اسی وقت برقرار رہے گی جب اس کے فاضل اراکین کی تکریم قائم رہے گی۔

جناب چیئرمین! مجھے آپ اجازت دیں میں نے ابھی خود محترم شبلی فراز صاحب سے پوچھا ہے مجھے بہت دکھ ہے اس بات کا لیکن آپ اگر اجازت دیں تو میں ICT administration, Ministry of Interior سے اس کا باقاعدہ جواب لے لیتا ہوں۔

جناب چیئرمین: میں سینیٹر منظور کاکڑ اور سینیٹر شیری رحمان پوچھ کر۔۔۔

**Senator Manzoor Ahmed**

سینیٹر منظور احمد: جناب چیئرمین! یہاں پر استحقاق کی بات ہو رہی ہے حقیقتاً یہاں پر ایسا کچھ کسی بھی معزز ممبر کے ساتھ ہوتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ پورے ایوان کے ساتھ ہوا ہے اگر یہ ایوان اپنے ساتھی کا ساتھ نہ دے تو میرے خیال سے یہ ٹھیک بات نہیں ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ایک اور بات ہوئی ہے تین چار دنوں سے میرے ساتھ خود استحقاق کے حوالے سے یہ کام ہو رہا ہے Power division میں Additional Secretary خوشحال خان نامی کوئی آفیسر ہے۔ میں چار دنوں سے لگاتار ان کے office بھی گیا ہوں telephone بھی کرتا رہا ہوں لیکن کوئی response نہیں آیا۔ میرا ذاتی کام نہیں تھا سندھ، بلوچستان، پنجاب یا خیبر پختونخوا سے لوگ رابطہ کرتے ہیں کہ ہمارے ساتھ load shedding کے حوالے سے، بجلی اور دیگر کاموں کے حوالے سے مسائل ہیں۔ اگر ایک آفیسر ہمارے ساتھ ایسا کر رہا ہے نہ telephone attend کرے، نہ ہی جب office میں جائیں تب کوئی response دے تو عام عوام کا کیا حال ہوتا ہوگا۔

میں پھر وہی بات کروں گا اگر استحقاق کی بات ہے تو یہ صرف میری ذات کے متعلق بات نہیں ہے بلکہ اس پورے ایوان کی بات ہے اگر یہ سلسلہ اسی طرح چلتا رہا، Government officers ہیں ہم ان کے مخالف نہیں ہیں اور نہ ہی ہم ان کی مخالفت کرتے ہیں۔ اچھے officers ہیں جب ہم جاتے ہیں تو ہمیں بہت عزت دیتے ہیں، کام ہو یا نہ ہو ہماری بات سنتے ہیں

لیکن جب آپ سامنے والی کرسی پر بیٹھے ہوتے ہیں تو کوئی کام کا طریقہ کار ہوتا ہے، آپ اس کرسی پر لوگوں کے لیے بیٹھے ہو، آپ نے عوام کے ہی کام کرنے ہوتے ہیں لیکن جب ہم سوچتے ہیں کہ ہمارے ساتھ یہ ہو رہا ہے تو عام انسان کے ساتھ کیا رویہ ہو گا؟ کیا برتاؤ ہو گا؟ اس سے آپ اندازہ لگائیں اور سوچیں۔

کل پرسوں social media پر میرے سامنے سے ایک video گزری ہے ہمارے وزیر اعظم China گئے ہوئے تھے وہاں پر Ambassador ہے، شاید ہاشمی صاحب ان کا نام ہے۔ منسٹر صاحبان پیچھے کھڑے ہیں اور آگے وہاں پر briefing دی جا رہی ہے اور وہ منہ میں bubble gum چبا رہے ہیں۔ اب ان کو پروٹوکول کا بالکل خیال ہے ہی نہیں۔ آپ اندازہ لگا لیں کہ ایسے افسران موجود ہیں۔ وہ ایک سفیر ہے۔ Briefing دی جا رہی ہے مگر وہ چیونگم چبا رہا ہے۔ چیونگم چبانے والی بات ایسی بری نہیں ہے لیکن موقع ایسا نہیں ہے کہ آپ وہاں پر یہ کام کریں۔ لوگ اس سے کیا مطلب لیتے ہیں۔ وزیر اعظم صاحب وہاں پر کھڑے ہیں۔ یا تو پھر وہ خود وزیر اعظم ہے یا جو دورے پر گئے ہوئے ہیں وہ وزیر اعظم نہیں ہیں۔

جناب چیئرمین ! شبلی صاحب کے ساتھ جو کچھ ہوا ہے میں سخت الفاظ میں اس کی مذمت کرتا ہوں اور میرے خیال میں ایسے افسران کی promotion نہیں ہونی چاہیے۔ ہم چاہتے ہیں کہ آپ وزیر اعظم صاحب کو بھی اس حوالے سے ایک خط لکھیں کہ ایسے افسران کے خلاف کم از کم اور کچھ نہ کچھ تو ضرور ہونا چاہیے۔ جناب چیئرمین ! آپ ہمیں چھوڑ دیں جب عام انسان ان کے پاس چلے جاتے ہیں تو ان کے ساتھ بھی ان کا رویہ اچھا ہونا چاہیے۔ شکریہ۔

**Senator Sherry Rehman**

سینیٹر شیری رحمان: جناب چیئرمین ! میں بہت ہی مختصر بات کرنا چاہتی ہوں۔ میں اس وقت اپنی بات نہیں کر رہی ہوں۔ میں سمجھتی ہوں کہ جب کسی ممبر کا استحقاق مجروح ہوتا ہے اور وہ بات کمیٹی تک پہنچتی ہے تو یہ بڑی اہمیت کا متحمل ہوتا ہے and it is a point which is very sparingly used. مگر یہ issue جو فاضل قائد حزب اختلاف لے کر آئے ہیں، یہ آپ کی اور وزیر قانون کی توجہ کی بالکل مستحق ہے۔ اگر کل تک رپورٹ یہاں پر فراہم کر دی جائے کہ اس کا مقصد کیا تھا۔ اگر کوئی تجاوزات ہیں۔ قانون سے تجاوز کرنا تو بالکل غلط ہے۔ ہمارے

PTI اور قائد حزب اختلاف سے سو اختلافات ہیں لیکن وہاں پر میرے خیال میں ان کی رہائش پندرہ سال سے ہے۔ تو آج کے دن کیا ہو گیا کہ CDA والے بلڈوزر لے کر وہاں پر پہنچ گئے ہیں۔ جناب چیئرمین! میں سمجھ رہی ہوں کہ یہ تو آپ کو بھی غلط لگ رہا ہوگا۔ اس کے بارے میں میرے خیال میں فعال وضاحت ہونی چاہیے۔ یہ نہیں کہ کوئی اٹھا اور کسی نے سوچا۔ اپوزیشن ہوتی ہے۔ ان کی ہر چیز پر قانون کے دائرے میں رہ کر ہم تنقید کر سکتے ہیں۔ قانون اس وقت بہت کچھ کر رہا ہے۔ ہم بھی تنقید کرتے ہیں اور دوسرے بھی کرتے ہیں لیکن قانون کے دائرے میں رہ کر بات کرنی چاہیے۔ اس وقت اس ہاؤس کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ جناب چیئرمین! میں بیس سال سے کبھی ممبر قومی اسمبلی اور کبھی سینیٹر رہی ہوں۔ میں نے کبھی بھی ذاتی استحقاق پر بات نہیں کی۔ صبح اور شام یہاں پر کچھ نہ کچھ ہوتا رہتا ہے۔ میں آپس میں بات کرتی ہوں۔ جناب چیئرمین! میں سوچتی ہوں کہ یہ جو issue ہے۔ یہ ہم سب کے لیے اہمیت کا متحمل ہے اور گزارش ہو گی کہ اس وقت ہمارے سامنے جو کچھ ہو رہا ہے اس کے حوالے سے یہاں پر clarification اور سختی سے نوٹس لیا جائے۔ ہم اس کی بھرپور مذمت کرتے ہیں۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب نے کل تک کی مہلت لی ہوئی ہے اور انہوں نے assurance دی ہے۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جناب چیئرمین! میں نے ابھی ان کو بھیج دیا ہے اور ان کو بتا دیا ہے کہ کل تک مجھے رپورٹ پیش کریں۔

I will present the report in the House tomorrow.

جناب چیئرمین: میرا خیال ہے کہ اس پر کل بات کر لیں گے۔

سینیٹر منظور احمد: وہ Power والا معاملہ استحقاق کمیٹی میں بھجوا دیں۔

جناب چیئرمین: وہ کرتے ہیں، ایک منٹ پہلے ان کو سن لیتے ہیں۔ جی، زرقا تیمور صاحبہ۔

**Senator Dr. Zarqa Suharwardy Taimur**

سینیٹر ڈاکٹر زرقا سہروردی تیمور: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ آپ کے یہاں موجود ہونے سے ہمارا خون 20 کلو بڑھ جاتا ہے کیونکہ جو پارلیمانی روایات آپ لے کر چلتے ہیں وہ ہمارے لیے بہت عزت افزا ہیں۔ ہم آپ کی presence میں اس ہاؤس کے استحقاق اور عزت کو بڑھتا ہوا دیکھتے ہیں۔ اسی حوالے سے میں ایک دو چیزیں point out کرنا چاہتی ہوں کہ Senate

Upper House ہے اور اس میں جب بے ضابطگیاں ہوتی ہیں تو بہت تکلیف دہ ہوتی ہیں۔ قائد حزب اختلاف کے ساتھ آج جو ہوا تین دن پہلے ان کے ساتھ جو کچھ ہوا وہ بھی انتہائی پریشان کن اور ہمارے لیے پشیمانی کا باعث بنا۔ جناب چیئرمین! ہوا اس طرح کہ آپ یہاں پر موجود نہیں تھے اور ڈپٹی چیئرمین صاحب بھی موجود نہیں تھے۔ پریذائیڈنگ آفیسر صاحبہ ہماری.بڑی معزز ساتھی ہیں لیکن شاید اس بات میں ان سے کوتاہی ہوئی ہے کہ قائد حزب اختلاف بات کر رہے تھے۔ یہ ہم جیسے ناتجربہ کار لوگ بھی جانتے ہیں کہ جب قائد حزب اختلاف بات کر رہے ہوتے ہیں تو آپ ان کا مائک بند نہیں کر سکتے۔ یہ ہمارے لیے ایک انتہائی دل خراش واقعہ ہوا اور ہمیں سمجھ نہیں آئی کیونکہ وہ بھی ہمارے لیے بہت ہی عزت کی حامل ہے اور پورا ہاؤس بہت عزت کا حامل ہے۔ پھر ڈپٹی چیئرمین صاحب آ کر ہاؤس میں تشریف فرما تھے۔ ان کے ہوتے ہوئے بہتر تو یہ ہوتا کہ پریذائیڈنگ آفیسر صاحبہ ڈپٹی چیئرمین صاحب کو کہتی کہ آپ اوپر آ جائیں۔ جب تک وہ موجود نہیں تھے تو وہ تھی۔ ہاؤس میں ایک پریشانی اور ہیجان کی کیفیت آئی جس کی وجہ سے ہم سب پریشان ہوئے۔

جناب چیئرمین! دوسری بات یہ ہے کہ ہمارے ہاؤس میں جب تک Ministers نہیں بیٹھے ہوتے۔ جناب چیئرمین! آپ ہمارے Prime Minister بھی رہے ہیں۔ آپ بڑے بڑے عہدوں کے بارے میں جانتے ہیں کہ پارلیمانی اور آئینی روایات کیا ہیں۔ جب یہاں پر ہاؤس میں نہ کوئی Minister موجود ہوتا ہے اور نہ قائد ایوان موجود ہوتے ہیں۔ میری دو.بڑی عاجزانہ درخواستیں ہیں۔ جناب چیئرمین! جب ہم بڑے.بڑے عہدے ایک نہیں، دو نہیں بلکہ تین عہدے ہمارے ایک بہت باعزت اور بہت قابل احترام کسی سینیٹر کو دے دیتے ہیں تو پھر ہم ان سے کیسے expect کر سکتے ہیں کہ اتنے بڑے.بڑے عہدوں کے ساتھ وہ انصاف کریں۔ جناب چیئرمین! دو مہینے پورے ہو گئے ہیں۔ آج 10 جون ہے۔ دو مہینوں کے اندر کمیٹیوں کی تشکیل ہونی چاہیے۔ ابھی تک یہ کمیٹیاں بنی نہیں ہیں۔ جب تک Leader of the House and Leader of the Opposition اکٹھے بیٹھ کر اس پر بات نہیں کرتے تو یہ کمیٹیاں بن نہیں سکتیں۔ پورے ہاؤس کے فعال ہونے میں یہ ہمارے لیے بہت شرمندگی کا باعث ہے۔ ہم تو یہ request کرتے ہیں کہ بڑے.بڑے عہدے اس طرح نہ بانٹیں۔ ابھی ہم نے Dallas میں جو دیکھا وہ بھی اسی کی ایک عکاسی تھی کہ اتنے بڑے.بڑے عہدے فرد واحد کیسے سنبھال سکتا ہے۔ اتنا بڑا بار ایک آدمی کے

کندھے پر آپ ڈال دیتے ہیں اور ساری عوام پریشان ہے۔ آپ کو پتا ہے کہ Dallas کے نام کو پاکستانیوں نے اردو میں بولنا شروع کر دیا ہے۔ یہ بھی ہمارے لیے بڑی شرم کی بات ہے۔ جناب چیئرمین! میری آپ سے یہ request ہے کہ ایک تو اس بات کو آپ یقینی بنائیں کہ یہاں پر جن منسٹر صاحبان کے حوالے سے بات ہو رہی ہو وہ یہاں پر موجود ہوں ورنہ ہاؤس کا کوئی تقدس نہیں ہے۔ کوئی عزت نہیں ہے۔ کوئی بھی موجود نہیں ہوتا۔ قائد ایوان بھی موجود نہیں ہوتے۔ یہ ہمارے لیے بڑی تکلیف دہ بات ہے۔ اس کے اوپر میں آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتی تھی۔ جناب چیئرمین! بہت بہت شکریہ۔

Mr. Chairman: Thank you. Yes, Parliamentary Leader of PML (N).

**Senator Irfan-ul-Haque Siddiqui**

سینیٹر عرفان الحق صدیقی: بہت شکریہ۔ جناب چیئرمین! میں اپنی جماعت کی طرف سے بڑے افسوس کا اظہار کرتا ہوں اگر واقعی شبلی فراز کے گھر پر اس طرح کی کارروائی ہوئی ہے جس کی تفصیلات کل تک اس ہاؤس میں آئیں گی۔ تارڑ صاحب نے یقین دہانی کرائی ہے وہ کل تک پیش کریں گے۔ اس طری کے جو بھی حربے یا واردات ہوتے ہیں وہ کسی کو کوئی فائدہ نہیں دیتے۔ میں ان کے ساتھ بھرپور یکجہتی کا اظہار کرتے ہوئے آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ اس مسئلے کو آپ بے شک تحریک استحقاق کمیٹی کو بھیج دیں جو thoroughly investigate کریں۔ CDA کا کیا موقف ہے اور وہ کیوں گئے تھے۔ کیا وہاں پر کوئی تجاوزات تھے یا نہیں تھے۔ اس کے لیے بھی ایک طریقہ کار ہوتا ہے۔ نوٹس بھیجا جاتا ہے۔ پہلے سے warning دی جاتی ہے۔ اچانک جا کر چھاپہ زن ہونا اور ہراساں کرنا بالکل ٹھیک نہیں ہے۔ میں اپنی طرف سے بھی اس پر شدید افسوس کا اظہار کرتا ہوں اور توقع رکھتا ہوں کہ کل تارڑ صاحب اس کی پوری تفصیلات بھی سامنے لائیں گے اور پھر thoroughly اس کو investigate کیا جانا چاہیے۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی، نسیمہ احسان صاحبہ۔

**Senator Naseema Ehsan**

سینیٹر نسیمہ احسان: جناب چیئرمین! شکریہ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! میں اس اقدام کی بھرپور مذمت کرتی ہوں کہ آج ہمارے قائد حزب اختلاف کے گھر پر جو بلڈوزر لے کر گئے

ہیں۔ جناب چیئرمین! یہ CDA والے خود وہاں لے کر نہیں گئے ہیں ان کو حکم ہوا ہے تب جا کر انہوں نے یہ اقدام کیا ہے۔ جناب چیئرمین! ہم اس اقدام کی بھرپور مذمت کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ میں نے دس بارہ دن پہلے ایک Calling Attention Notice دیا تھا۔ جب ہمارے اپوزیشن لیڈر کا گھر محفوظ نہیں ہے تو ہم بے چارے اراکین کا کیسے محفوظ ہوگا؟ جناب عالی! میں تربت کی رہنے والی ہوں، آج سے بیس بائیس دن پہلے تربت میں میرے گھر پر bomb attack ہوا تھا۔ میں آپ سے یہ نہیں کہوں گی کہ مجھے اس ہاؤس کی یا حکومت کی ہمدردی چاہیے کیونکہ 2013 کے الیکشن کے بعد بھی ہمارے گھر پر اسی طرح کا واقعہ یعنی bomb attack ہوا۔ اس کے نتیجے میں ہمارے ایک security guard کے پاؤں میں گولی لگی۔ اس وقت یہاں پر ہمارے قائد ایوان راجہ صاحب ہوا کرتے تھے۔ ان سے میری بات ہوئی، حکومت سے بھی میری بات ہوئی لیکن کچھ بھی نہیں ہوا۔

جناب عالی! آج سے بیس بائیس دن پہلے میرے گھر پر bomb attack ہوا تھا۔ چونکہ ہمیں threat ہے، ہم بلوچستان کے اس علاقے میں رہتے ہیں جہاں پر ہمیں threats ہیں، ہمارے گھر محفوظ نہیں ہیں اور ہمارے بچے بھی محفوظ نہیں ہیں۔ ہم نے آئی۔جی بلوچستان سے request کی، بلوچستان حکومت سے بھی request کی کہ ہمیں security مہیا کی جائے کیونکہ الیکشن کے فوراً بعد ہماری security کو withdraw کیا گیا تھا۔ آج سے دس سال پہلے، 2013 میں بھی ایسا ہی ہوا تھا کہ ہماری security کو withdraw کیا گیا۔ اس مرتبہ بھی یہی حال رہا، security کو withdraw کیا گیا۔ آئی۔جی بلوچستان سے ہماری بات ہوئی لیکن انہوں نے اس حوالے سے دلچسپی نہیں لی۔ ہماری حکومت بلوچستان سے بھی بات ہوئی لیکن انہوں نے بھی دلچسپی نہیں لی۔

جناب عالی! جہاں پر میرا گھر ہے، میرے گھر کے برآمدے اور پورچ پر راکٹ حملہ ہوا۔ میرے بچے روزانہ وہیں پر موجود ہوتے ہیں۔ چونکہ ہمارے ہاں سخت گرمی ہوتی ہے، ویسے گرمی تو پورے ملک میں ہوتی ہے لیکن ہمارے ہاں گرمی سخت ہوتی ہے تو ہم اپنے چمن یا lawn میں بیٹھتے ہیں۔ میرے بیٹے روزانہ وہاں بیٹھتے ہیں۔ اس دن اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے وہ وہاں نہیں بیٹھے تھے۔ اس وجہ سے اللہ نے مہربانی فرمائی۔ جناب! میں اس ہاؤس کے ریکارڈ پر لانا چاہتی ہوں، مجھے یہ توقع

نہیں ہے کہ حکومت کی طرف سے کوئی مدد ملے گی یا مجھے کوئی ہمدردی چاہیے۔ ایسا نہیں ہے۔ میں صرف اس ہاؤس کے ریکارڈ پر یہ بات لانا چاہتی ہوں کہ ہم جیسے ممبر، اس Upper House کے اراکین جب secure نہیں ہیں تو باقی عوام کا کیا حال ہوگا۔

جناب عالی! میری آپ سے ایک humble request ہے۔ آج ہم اپوزیشن میں ہیں، کل شاید یہ جماعت یہاں پر بیٹھے اور ہم وہاں پر بیٹھیں۔ ایسا ہے کہ حکومت ہمیشہ ہمیشہ کے لیے نہیں ہوتی ہے، کبھی اپوزیشن میں تو کبھی حکومت میں۔ اگر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے کوئی حکومت ہے تو وہ رب العزت کی ہے۔ ہمیں یہ امید نہیں ہے کہ یہ حکومت ہماری مدد کرے گی لیکن ایک دوسرے کی ٹانگ کھینچنا، خدانخواستہ ایک دوسرے کی بے عزتی اور تذلیل کروانا غیر مہذب رویہ ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ جیسے دوسرے ملکوں میں ہوتا ہے، اپوزیشن کے ساتھ بھی وہی اقدام ہونا چاہیے۔ اپوزیشن اراکین کے ساتھ بھی وہی رویہ اختیار کرنا چاہیے۔

جناب عالی! میں اگر امید رکھتی ہوں تو اپنے رب سے، وہی ہمیں security فراہم کرے گا اور ہمیں اسی کی security چاہیے۔ اس حکومت سے ہمیں کوئی امید نہیں لیکن شاید زرداری صاحب یا پیپلز پارٹی ہمارے لیے کچھ کریں۔ بہت شکریہ جناب۔

جناب چیئرمین: مہربانی۔ جناب وزیر قانون! آپ بات کرنا چاہیں گے کیونکہ اب میں اس کو points of order پر نہیں چلانا چاہتا۔

## Senator Azam Nazeer Tarar

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جناب! سینیٹر صاحبہ نے جو بات کی، ہماری محترم بہن ہیں، بہت تکلیف دہ بات ہے اگر اس طرح کا واقعہ ہوا ہے۔ آپ بھجوا سکتے ہیں اور اگر آپ حکم دیں گے تو میں بھی، چیف منسٹر بلوچستان ہمارے fellow colleague رہے ہیں، ان سے بات کرتے ہیں۔ ہر شہری کا تحفظ، صوبائی حکومتوں کا فرض ہے۔ خاص طور پر اس ایوان کی جو فاضل رکن ہیں، ویسے بھی ہماری بہن نے یہاں بہت اچھا وقت گزارا ہے، she is an honourable Senator from Balochistan, ان کا BNP سے تعلق ہے۔ میں بڑے دکھ اور افسوس کے ساتھ یہ کہتا ہوں کہ جو ہوا، غلط ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی اور ان کے گھر والوں کی سلامتی رکھی۔ میں اس معاملے کو چیف منسٹر بلوچستان سے take up کرتا ہوں۔

کچھ باتیں جو سینیٹر زرقا نے کی ہیں، اس حوالے سے ہم حتی الوسع کوشش کرتے ہیں کہ سرکاری موقف دینے کے لیے یہاں پر موجود رہیں اور میرے خیال میں ایک آدھ موقع کے علاوہ، میری presence 90% اسی وجہ سے اس ایوان میں رہتی ہے کہ میرا تعلق اس ایوان سے ہے۔ پھر میرے پاس کچھ قلمدان ایسے ہیں کہ میں سمجھتا ہوں کہ میری presence یہاں پر ہونی چاہیے بطور وزیر پارلیمانی امور اور بطور وزیر قانون کے۔ اب جو بات فرمائی گئی کہ Chair نے مائیک کیوں بند کر دیا۔ یہ کئی مرتبہ ہو جاتا ہے، time زیادہ ہو جائے یا بزنس ایسا ہو، یہ ہوتا ہے۔ میں صرف یہ استدعا کروں گا کہ ہمارے ہاں panel of presiding officers میں سے خاص طور پر جب خواتین presiding chair پر جاتی ہیں تو ہمیں کچھ عزت اور respect بھی دکھانی چاہیے۔ میں یہ بات بڑے دکھ اورافسوس کے ساتھ کہنا چاہتا ہوں کہ میرے opposition benches سے ہمیشہ اس وقت ان پر تابڑ توڑ حملے ہوتے ہیں۔ بجائے اس کے کہ آپ انہیں عزت اور تکریم دیں، انہیں target کرنے کی کوشش کی جاتی ہے جو کہ بڑی غیر مناسب بات ہے۔ ہم سب کو مل جل کر اس ایوان کے تقدس کو، اس کی درخشندہ روایات کو زندہ رکھنا ہے۔ ہم اگر پارٹی سے بالاتر ہو کر بات کریں تو ان شاء اللہ، چیزیں ٹھیک ہوں گی۔

رہی بات ڈپٹی چیئرمین صاحب کے حوالے سے تو وہ چیئرمین صاحب کو explain ہو گئی تھی اور وہ اسے explain کر دیں گے۔ یہ چیزیں کئی مرتبہ un-intentionally ہوتی ہیں۔ He was under the impression that the Chair was still held by the honourable Chairman. وہ جب اندر آئے تو وہ وہاں پر نہیں تھے جبکہ panel of presiding officers میں سے معزز سینیٹر بیٹھی ہوئی تھیں۔ وہ بھی ہمارے لیے محترم ہیں۔ اس کی وجہ سے کوئی آئین شکنی تو نہیں ہو گئی۔ ایک رسم رواج ہے، انہوں نے explain کر دیا، بات ختم ہو گئی۔ مائیک چھوڑنے سے پہلے، میں پھر یہ توقع کرتا ہوں کہ panel of presiding officers سے خاص طور پر جب خواتین chair کر رہی ہوں تو ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ ان کے لیے ماحول زیادہ congenial اور زیادہ عزت دارانہ ہو۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: آپ خواتین کے حوالے سے بات کرنا چاہتی ہیں؟

## Senator Fawzia Arshad

سینیٹر فوزیہ ارشد: جناب چیئرمین! میں نے یہ objection raise کیا تھا اور اس لیے کیا تھا، Palwasha is a very dear colleague of mine but the thing is کہ ڈپٹی چیئرمین کی سیٹ کی sanctity, authenticity اور اس کے وقار کے لیے میں نے یہ بات کی تھی۔ ابھی تارڑ صاحب کہہ رہے ہیں کہ اپوزیشن کی طرف سے ہمیشہ خواتین کے بارے میں اس طرح بات کی جاتی ہے۔ بات یہ ہے کہ لیڈر آف دی اپوزیشن جب کھڑے ہوئے تو انہوں نے مائیک on نہیں کیا۔ انہوں نے ہمارے honourable لیڈر آف دی اپوزیشن کا مائیک on نہیں کیا۔ اس کے علاوہ انہوں نے جس لہجے میں بات کی، being a fair gender وہ بھی مناسب اور ٹھیک نہیں تھا۔ انہوں نے جس طرح کے الفاظ استعمال کیے، وہ بھی غلط تھے۔ اگر کوئی بھی پریذائیڈنگ آفیسر آپ کی کرسی پر بیٹھتا ہے تو اس کو تحمل کے ساتھ بات کرنی چاہیے، نہ کہ غصے میں آئے یا biased ہو کر بات کرے۔ انہوں نے جو الٹے سیدھے الفاظ استعمال کیے، وہ بہت نامناسب تھے۔ ہماری request ہے کہ وہ اپنے وہ الفاظ واپس لیں جو انہوں نے لیڈر آف دی اپوزیشن کے لیے استعمال کیے۔ جس مسند پر آپ بیٹھے ہیں، اس مسند پر بیٹھ کر کوئی بھی colleague کسی دوسرے colleague کے لیے وہ الفاظ استعمال نہیں کر سکتا۔ اسے مجھ سمیت وہ الفاظ استعمال نہیں کرنے چاہییں۔ اگر میں کروں تو میں بھی اس کی گناہ گار ہوں، میں بھی خطا کار ہوں۔ یہ بہت ہی نازک باتیں ہیں، آپ نے انہیں دیکھنا ہے۔ آپ ان کو ignore نہیں کر سکتے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: پلوشہ! میری درخواست ہے، اس کا جواب میں دوں گا مگر آپ politely کوئی بات کرنا چاہیں تو کریں۔

سینیٹر پلوشہ محمد زئی خان: جناب چیئرمین! آپ کے کہنے سے آگے تو میرے لیے کچھ نہیں ہے لیکن چونکہ میرا نام لیا گیا ہے، میں نے اس دن بھی clarify کیا لیکن ان کی طرف سے hooliganism, hooting بدتمیزی، ادھر تک آنا، صرف اس لیے کہ I was presiding. I might be a fair gender but not a weak gender. Let this be very clear. Fair gender کا مطلب یہ نہیں کہ آپ مجھ پر آوازیں کسیں، کرسی چور کہیں اور میں چپ کر کے سنوں۔ مجھے چیئرمین صاحب نے being a

member of Panel of Presiding Officers کرسی پر بیٹھنے کو کہا اور میرے
بیٹھنے کے بعد ہی ڈپٹی چیئرمین آئے اور پھر واپس چلے بھی گئے لہٰذا اس کی آڑ میں آپ نے
hooliganism کی۔ بہر حال میں چیئرمین صاحب کی عزت اور instructions کی وجہ سے
زیادہ بات نہیں کروں گی
but fair gender is not a weak gender. Please keep that in mind.

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی سینیٹر محسن عزیز۔

**Senator Mohsin Aziz**

سینیٹر محسن عزیز: شکریہ، جناب چیئرمین! اس دن صبح کا session تھا and
actually I overslept. میں رات کو کرکٹ میچ دیکھ رہا تھا تو I could not
attend but I was watching it on the TV and not only I was
shocked but also feeling so sorry for the House. ہم weak
gender نہیں کہیں گے بلکہ اپنی colleague کہیں گے کہ وہ آپ کی جگہ پر تشریف فرما تھیں۔
آپ جتنی مدت سے آئے ہیں، آپ نے یہ محسوس بھی نہیں کیا ہوگا کہ ہم نے کوئی بدتمیزی کی ہو
لیکن اس دن Chair سے [***][1]، [ ***] کے الفاظ لئے جا رہے تھے۔ اب اگر بار، بار House
میں آپ [***] کے الفاظ کہیں تو میرے خیال میں یہ street الفاظ ہیں۔

Mr. Chairman: I think these words have to be expunged.

سینیٹر محسن عزیز: I would also request that such words
should not be used in the House. آپ ہمیں چپ کرانے کے لئے ناراض
ہوں، آپ ہمیں چپ کرانے کے لئے کچھ اور ہتھیار استعمال کریں لیکن اس طرح کے الفاظ کے ہتھیار
دل کو جا کر لگتے ہیں اور یہ بہت معیوب الفاظ ہیں۔ اگر rule کے مطابق وہ وہاں پر تشریف فرما تھیں
اور ہم سمجھتے ہیں کہ ڈپٹی چیئرمین کے ہوتے ہوئے ان کی وہاں پر تشریف فرمائی غلط تھی۔ بہر حال
that is a debatable point but at the same time میری request

---

[1] “Words expunged as ordered by the Chair.”

یہ ہے کہ جن لوگوں کو آپ اپنی کرسی پر بٹھاتے ہیں جو بہت ہی عزت دار کرسی ہے، جس پر ابھی آپ تشریف فرما ہیں تو جو لوگ وہاں بیٹھتے ہیں، کم از کم انہیں تھوڑی سی تمیز، اخلاق اور طریقہ کار ہونا چاہیے۔ سینیٹر پلوشہ محمد زئی خان، میں آپ کے بارے میں بات نہیں کر رہا ہوں بلکہ ایک general بات کر رہا ہوں۔ آپ مجھے بیچ میں interrupt کر رہی ہیں۔ مجھے interrupt نہ کریں۔ Why are you taking it to yourself? وہ کیا کہتے ہیں کہ چور کی داڑھی میں تنکا۔ میں یہ بات کرنا چاہ رہا ہوں کہ یہ ایک محاورہ ہے۔ ایک شعر ہوتا ہے اور دوسرا محاورہ ہوتا ہے۔ آپ کو محاورہ برا لگتا ہے اور شعر بھی برے لگتے ہیں تو ہم آپ کو کیا کریں۔ ہم آپ کو کیا کہہ سکتے ہیں۔ ادھر سے تارڑ صاحب یہ کہتے ہیں کہ صنف نازک کو اچھے طریقے سے treat کیا جائے۔

Mr. Chairman: Senator Palwasha Mohammad Zai Khan! I will give you time.

سینیٹر محسن عزیز: آپ یہ confirm کر رہی ہیں کہ [***] کوئی اور کر رہا ہے۔ میں نے تو کسی کا بھی نام نہیں لیا۔ میں تو ایک general بات کر رہا ہوں اور پتا نہیں کہ آپ اسے اپنی طرف کیوں لے رہی ہیں۔ آپ کیوں اتنے غصے میں رہتی ہیں؟ کیا پریشانی ہے؟ ہم سے تھوڑی سی share کرلیں۔ آپ ہماری colleague ہیں۔ ہم آپ کی کوئی مدد کرلیں گے لیکن میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ وہاں پر جو لوگ بیٹھتے ہیں، کم از کم انہیں تمیز ہو اور decorum کا طریقہ سکھا دیا جائے اور پھر انہیں وہاں پر تشریف رکھنے کو بولا جائے، شکریہ۔

جناب چیئرمین: سینیٹر پلوشہ ایک سیکنڈ میری بات سن لیں۔ جو بھی بات کرنا چاہتا ہے، میں کسی کو روک نہیں رہا۔ سینیٹر جام سیف اللہ خان! When the Chair is speaking تو آپ تشریف رکھیں۔ جب کسی کو time ملتا ہے تو وہ بات کرلیں۔ ایسی کوئی بات نہیں کہ آپ کوئی بات نہیں کر سکتے اور میں نے صرف un-parliamentary language expunge کی ہے اور باقی کچھ نہیں کیا ہے۔ دوسری بات یہ کہ you all should address the Chair and should not talk to each other. Cross talks نہیں ہونی چاہیے۔ اب تک تین issues raise ہوئے ہیں جس کے لئے Minister for Law نے کل تک کا time مانگا ہے۔ آپ کل تک صبر کریں۔ اس issue پر سب کو دکھ ہے اور سب کا concern ہے۔ میں نے تمام Parliamentary leaders and across the

House سب کے views سنے ہیں۔ I will request the Law Minister that as soon as possible, this should be resolved تاکہ ہمارا ماحول بہتر طریقے سے چل سکے۔ اس کے علاوہ دو اور issues take up ہوئے۔ ایک تو Committees کی بات ہوئی کہ آج Committees کا last day ہے اور وہ constitute کیوں نہیں ہوئیں۔ میں ruling party and Law Minister سے کہوں گا کہ یہ آج ہی کریں۔ یہ نہیں کہ آپ یہ کہیں کہ اور time چاہیے۔ آج last day ہے لہٰذا آپ کو motion move کرنی چاہیے کہ یہ آج ہی کریں۔

تیسرا point جو بہت ہی alarming ہے اور میڈیا میں بھی آیا اور سب سے بڑھ کر کہ Leader of the Opposition نے مجھے letter بھی لکھا۔ مجھے سب نے کہا کہ اس پر Ruling نہ دیں، صرف explain کر دیں۔ میں نے ڈپٹی چیئرمین اور انتظامیہ کو بھی گھر پر بلایا تھا اور سب کے points of view لئے ہیں۔ میں یہ چاہتا تھا کہ ڈپٹی چیئرمین یہاں موجود ہوتے اور وہ ابھی مجھے ملنے پھر بھی آئے تھے تو میں نے کہا کہ جب میں بات کروں تو آپ بیٹھے ہوں۔ اس معاملے میں صرف ایک misunderstanding ہوئی ہے اور دنیا کے Parliaments میں misunderstandings ہو جاتی ہیں اور یہ بھی نہیں کہ اس کی explanation نہ ہو سکے۔ To every wrong, there is a remedy. میں اس پر ایک Ruling دینا چاہتا ہوں۔

## Ruling of the Chair on presiding of a sitting of the Senate by the Presiding Officer while Deputy Chairman is available

Mr. Chairman: This Ruling flows as a consequence of a letter written to me by the honourable Leader of the Opposition stating therein that during sitting of the Senate held on 7th June, 2024, Rule 14 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012 has been violated.

2. Current Session of the Senate was summoned on 7th June, 2024 whereupon in pursuance of Rule 14 of the

Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, I nominated the following Members, in order of precedence, to preside over the sitting in absence of the Chairman and the Deputy Chairman:

1. Senator Mohammad Ishaq Dar.
2. Senator Palwasha Mohammad Zai Khan.
3. Senator Manzoor Ahmed.
3. During sitting of the Senate held on 7th June, 2024, I was presiding the Session but in view of a prescheduled urgent commitment, I had to leave the House. At that time, Deputy Chairman, Senate was not present inside the House so I invited Senator Palwasha Mohammad Zai Khan, the available Member of the Panel of Presiding Officers present at that time inside the House, to preside over the sitting. When Senator Palwasha Mohammad Zai Khan occupied the seat and started the proceedings, in the meanwhile, Deputy Chairman, Senate walked inside the House so the Members raised objections in the House that Member of the Panel of Presiding Officers cannot preside over the sitting when Deputy Chairman is available in the House.
4. I have checked the record of proceedings and it transpired that when Senator Palwasha Mohammad Zai Khan had already occupied the Chair, at that time Deputy Chairman walked inside the House for a short span of time under the impression that Chairman was presiding the Session but soon after realizing the situation, he walked out of the House. Video

record of the proceedings can be consulted in this regard.

5. In view of the above, there is no procedural irregularity or violation of Rule 14 in the whole happening. However, the Secretariat is advised that in future, the availability of the Deputy Chairman in the Parliament building may be ensured first before inviting any Member of the Panel of Presiding Officers in absence of the Chairman.

جناب چیئرمین: دوسرا میں نے جب انہیں بلایا تو انہوں نے کہا کہ میں نے آپ کو کبھی preside کرتے نہیں دیکھا اور یہ سوچا کہ جا کر آپ کو سنوں۔ مجھے اس وقت Sergeant at Arms اندر لے کر آئے۔ میں نے کہا کہ سیکرٹریٹ کو روکنا چاہیے تھا آپ کو، وہ کہتے ہیں کہ مجھے نہیں معلوم تھا کہ somebody else is presiding. اس لیے
that was total mistake or misunderstanding and if you are hurt, I personally apologize. Thank you.

*(Desk thumping)*

Mr. Chairman: Yes, Sherry Rehman.

سینیٹر شیری رحمان: چیئرمین صاحب! آپ کی اجازت سے میں یہ motion move کرنا چاہتی ہوں جس کی وساطت سے ہماری Committee formation آگے بڑھے گی۔ سیکرٹریٹ نے software کے ذریعے ہم سب کی preferences بنائی ہوئی ہیں۔ کچھ تو مجھے بھی نظر آ رہی ہیں کہ ضروری نہیں ہے کہ ہماری preference ہے لیکن میری اطلاع میں جیسے ہمیشہ ہوتا ہے، پچاس فیصد سے زیادہ لوگوں کی preferences اس میں accommodate ہوئی ہیں۔ جناب چیئرمین! ہم سب کو آپ کی طرف سے یہ بھی assurance ہے کہ کسی ممبر کو کوئی خاص objection ہو کہ ان کو ایک کمیٹی نہیں ملی یا کچھ نہیں ہوا تو اپنے پارلیمانی لیڈر کے ذریعے آپ اور ہم کوشش کر سکتے ہیں کہ وہ swap ہو جائے، یہ سلسلہ ایک مہینے تک چلتا رہے گا

اور ہمیشہ ہوتا ہے۔ اب یہ list آپ کے tables پر آ جائے گی۔ چیئرمین صاحب! اگر آپ اجازت دیں تو میں یہ motion move کر لوں۔

Mr. Chairman: Please.

## Motion under Rule 174 regarding the election of the Senate Standing and Functional Committees

Senator Sherry Rehman: It is hereby moved under Rule 174 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, that the Standing and Functional Committees of the Senate may be elected by the Senate comprising of the Members as per the proposed list. The House may also authorize the honourable Chairman Senate to make changes in the composition of the said Committees as and when he deems fit.

اب اس سے Committee formation trigger ہو جائے گی۔

Mr. Chairman: It has been moved under Rule 174 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, that the Standing and Functional Committees of the Senate may be elected by the Senate comprising of the Members as per the proposed list. The House may also authorize the honourable Chairman Senate to make changes in the composition of the said Committees as and when he deems fit.

*(The motion was carried)*

Mr. Chairman: The motion is carried unanimously.

*(Desk thumping)*

جناب چیئرمین: شکریہ۔ قائد حزب اختلاف۔ ایک کام تو ہو گیا۔

## Senator Syed Shibli Faraz, Leader of the Opposition

سینیٹر سید شبلی فراز: شکریہ، جناب چیئرمین! سب سے پہلے میں شکریہ ادا کرنا چاہوں گا Treasury Benches کا کہ جنہوں نے ہمارے Opposition Benches سے اپنی

solidarity show کی۔ میرے ساتھ آج جو واقعہ ہوا، اس قسم کے واقعات ہوتے رہتے ہیں لیکن اس قسم کے واقعات ہمارے حوصلے بالکل پست نہیں کر سکتے۔ یہ تو اتفاق ہے کہ میڈیا کے ذریعے لوگوں کو پتا چل گیا ورنہ میرا کوئی ارادہ نہیں تھا کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ جب آپ اس قسم کے حالات میں ہوتے ہیں جس طرح ہم یا ہماری پارٹی ہے، اس قسم کے واقعات تو ہوتے رہیں گے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ امید ہے کہ ان کو یہ رپورٹ مل جائے گی۔ ہم نے تو ساری زندگی کبھی نہ ٹیکس میں کچھ گڑ بڑ کی ہے، نہ اپنی وزارتوں میں گڑ بڑ کی ہے۔ الحمد للہ پوری زندگی میں۔ فیض صاحب نے کہا ہے کہ

”ہر داغ بدن پر ہے بجز داغِ ندامت“۔

جناب! دوسری چیز، جو کمیٹیوں کی بات ہوئی، اس میں بد قسمتی سے یہ سلسلہ اتنا لمبا ہو گیا جس میں ہر طرف، I am sure جو Treasury Benches ہیں یا Opposition Benches ہیں، ان میں کافی anxiety سی پائی جا رہی ہے اور وہ سمجھ رہے ہیں کہ بڑا secretly یہ سلسلہ ہو رہا ہے جو کہ کسی حد تک درست بھی ہے۔ یہ lists جو ابھی ہمیں دی گئی ہیں اور آپ نے motion بھی pass کر دی ہے لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ اہم اور ضروری بات یہ ہوتی ہے کہ قائد ایوان یا قائد حزب اختلاف یا جو respective parliamentary leaders ہیں، ان کا prerogative ہونا چاہیے کیونکہ وہ اپنی پوری team کو جانتے ہیں مثلاً اگر ہم ہیں تو ہم اپنی پارٹی کی ہر سینیٹر کو ان کی strengths یا ان کی skills کے حوالے سے جانتے ہیں لیکن اگر یہ computer generated, demand generated, یہ چیزیں، ہمیں اچھی طرح یاد ہے کہ سینیٹر سعید غنی ہوا کرتے تھے تو وہ ایک ایک بندے کے پاس جا کر اور پوری consultation کے ساتھ کرتے تھے لیکن اگر کمپیوٹر یہ decide کر لے کہ شبلی فراز کو ایک ایسی کمیٹی میں ڈال دینا ہے مثلاً قائمہ کمیٹی برائے مذہبی امور، یہ نہیں ہے کہ یہ کمیٹی اچھی نہیں ہے لیکن میں نہیں سمجھتا کہ میں وہاں کچھ contribute کر سکوں گا۔ ہر سینیٹر کی اپنی اپنی skills, strengths and specialized area ہو تا ہے۔ میں یہ امید کرتا ہوں computer generated based on preferences given by respective Senators کی جگہ آپ ایک margin رکھیں گے کہ ان کو اگر ہم shift کر سکیں، کم از کم ہم اپنی پارٹی کے جو opposition colleagues, allies ہمارے ساتھ

ہیں، ہم ان کی strengths کی بنیاد پر ان کو Committees allocate کریں۔ امید ہے کہ یہ option موجود رہے گی اور ہم اس کو آگے چلا سکیں گے۔

جناب چیئرمین! دوسری بات یہ ہے کہ ایک تو distribution of the Committees ہو گئی۔ اس سے زیادہ اہم چیز ہے

based on our numerical strength, we all have been allocated different Committees. Number of which is the formula obviously tabulated by the Senate Secretariat....

جناب چیئرمین: وزیر.برائے قانون صاحب، قائد حزب اختلاف کچھ points raise کر رہے ہیں۔ ذرا ان کا جواب آپ دے دیں۔ جی۔

سینیٹر سید شبلی فراز: چیئرمین صاحب! وہ بھی ابھی تک finalized نہیں ہوئی ہیں کہ ہمیں کتنی کمیٹیاں مل رہی ہیں اور کونسی Committees کی chairmanship offer ہوئی ہے۔ ہماری ایک meeting ہوئی لیکن وہ inconclusive تھی کیونکہ قائد ایوان کو کہیں جانا تھا، پھر ہماری last Business Advisory Committee میں طے یہ ہوا کہ کل جو Sunday گزر گیا، اس دن کر لیں گے، سینیٹر اعظم نذیر تارڑ صاحب نے tentatively کہا تھا، وہ نہیں ہو سکا۔ یہ بہت ضروری ہے کیونکہ اس وقت اگر ہم صرف Finance and Planning Committees کو finalize کریں گے تو یہ unfair ہو گا۔ دیکھیں یہ چھوٹی چھوٹی چیزیں ہوتی ہیں

but these matter, the timeline and the time given by our own rules and regulations, constitution has nothing to do with this. However, the rules that govern, the proceedings of the Senate, they must be respected. If it is 60 days, then it means 60 days. We cannot have the luxury or the audacity to say

کہ ایک دن بعد ہو جائے گا، دو دن بعد ہو جائے گا۔

We circumvent the certain rules and laws that would not be in good spirit. We must adhere to whatever is written because that is what governs the working of this particular House. It should not be arbitrary and it should not be that the liberty of the Leader of the Opposition or Leader of the House is shrunk because it would not be good

کیونکہ ہم نے ایک spirit کے ساتھ چلنا ہے اور ہر ایک کو ایک liberty ہونی چاہیے کہ وہ کن کمیٹیوں کو چاہتا ہے۔ اس کے لیے بھی ہم نے بڑا clear formula دیا تھا کہ وہ کمیٹیاں جو پچھلے بارہ یا پندرہ سال میں اپوزیشن کے پاس رہی ہیں، یہ فارمولا میری طرف سے اور اپوزیشن کی طرف سے ہم نے پیش کیا تھا کہ وہ کمیٹیاں جو 2012 سے لے کر اب تک اپوزیشن کو ملنی ہیں وہ اپوزیشن کو ملیں اور جو کمیٹیاں حکومتی بنچوں کو ملنی ہیں، وہ ان کو ملیں۔ ہم نے وہ پورا data سینیٹ سیکرٹریٹ سے ہی حاصل کیا اور اسی کو ہم نے بنیاد بنایا کہ جب formula یا principle طے ہوجائے تو پھر چیزیں بڑی آسان ہوجاتی ہیں، پانچ منٹ میں آپ کی ساری discussions ختم ہوجاتی ہیں کہ یہ نہیں ہونا چاہیے، یہ چونکہ ہمارے لیے اہم ہے تو یہ ہمارے پاس ہونی چاہیے۔ یہ کمیٹی مجھے پسند ہے، یہ میرے ایک سینیٹر کو پسند ہے، میری team کے ایک ممبر کو پسند ہے اس لیے میں یہ کمیٹی اس کو دوں گا۔

No Sir, we have suggested a very principled and a very transparent way forward.

اس لیے میری درخواست یہی ہوگی کہ اسی formula کو base بناتے ہوئے حالانکہ ہماری 6, 7 major Committees ہیں یا 5, 6 Committees ہیں، ان کے حوالے سے ہم نے unofficially agree کرلیا ہے۔ اس مسئلے کو اسی formula کی base پر آج ہی resolve کیا جائے۔ I don’t know the reason why it is being delayed here and it is being delayed in the National Assembly. Purpose کیا ہے؟ کیا ہم یہ اپنا House Business refer نہ کرسکیں؟ کیونکہ کمیٹیوں کے بغیر تو House is dysfunctional. It became just a debating society. اس لیے ہماری request ہے، ہماری اپنے ایوان سے درخواست ہے، ہمیں interest نہیں کہ وہاں پر کیا ہو رہا ہے۔

Mr. Chairman! You have to ensure, this is my request that you know the issue of Committees should be settled once and for all and we move forward, Thank you very much.

جناب چیئرمین: وزیر قانون صاحب! قائد حزب اختلاف کی یہ request تھی کہ آپ کی جو strength ہے، اس کے مطابق کمیٹیوں کی allocation ہونی چاہیے، دوسرا، ان کو جو بھی کمیٹیاں مل رہی ہیں ان تمام کا پارلیمانی لیڈرز کو پتا ہونا چاہیے کہ ان کو کیا مل رہا ہے اور تیسرا جتنا جلدی ہوسکے یہ نہیں کہ deadline دو مہینوں تک پہنچیں، جتنا جلدی ہو آپ یہ constitute کریں تاکہ the House should become functional.

**Senator Azam Nazeer Tarar**

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جناب چیئرمین! یہ بڑی جائز بات ہے۔ ٹھیک ہے تاخیر ہوئی لیکن thank God we actually did not violate the mandate of Law, آج cut-off date تھی، کل ظاہر ہے اتوار تھا session نہیں تھا۔ آج پہلی فرصت میں سیکریٹری صاحب، ان کی team اور office کے عملے نے بڑی محنت کی ہے۔ انہوں نے پرانی practices کو سامنے رکھتے ہوئے جو بھی preferences تھیں وہ ساری feed کی گئیں اور جو printout نکلے وہ سارے share کردیے گئے۔ اسی لیے ہم ہر بار یہ resolution پاس کرتے ہیں کہ ایوان یہ اختیار چیئرمین صاحب کو دیتا ہے کہ swapping کرلیں جیسے Leader of the Opposition نے کہا کہ کئی بار آپ کا interest ہوتا ہے تو کئی بار آپ کی expertise ہوتی ہیں۔ میں شاید سائنس اینڈ ٹیکنالوجی میں وہ contribute نہ کرسکوں جو میں Law and justice یا Parliamentary Affairs or Delegated Legislation میں کرسکتا ہوں، اس کو بھی ملحوظ خاطر رکھا جاتا ہے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ یہ اسی طرح سے ہوگا۔ یہاں پر قومی اسمبلی کی بات ہوئی، انہوں نے خود ہی کہا وہ ہمارا مسئلہ نہیں لیکن وہاں پر بھی میں عرض کردوں کہ وہاں پر numbers ایسے ہوتے ہیں کہ وہاں پر پارلیمانی لیڈرز نے نام دینے ہوتے ہیں۔ وہاں پر کمیٹی کا size بھی مختلف ہے اور quota میں بھی فرق ہے۔ وہ میرے خیال سے نہیں پہنچ سکے تھے لیکن پرسوں finally جو Business Advisory تھی، I happened to be there as Minister for Parliamentary

Affairs. وہ آج کا وقت تھا، میرے خیال سے opposition side سے بھی نام آ گئے ہوں گے ruling coalition کے لوگوں نے نام دے دیے تھے۔ کمیٹیوں کی جو تقسیم ہے، what I have been told by the Leader of the Opposition, today I have also attended your office کہ 95 فیصد چیزیں almost settle ہو گئی ہیں، صرف ایک دو چیزوں پر ہی issues تھے۔ جناب والا! میرے خیال سے کل وہ بھی resolve ہو جائیں گے اور ہم آگے move forward کرتے ہیں۔ اب rules کے مطابق جب Committees notify ہو گئیں تو کمیٹیوں کے elections ہیں اس کے لیے ہمارے پاس reasonable time موجود ہے۔ ہمیں دو کمیٹیاں required ہیں، جن میں should be elected by tomorrow تاکہ جنہوں نے بجٹ پر کام کرنا ہے، Finance and Planning and Development, that I request the Honourable Chairman کہ ان کے elections کے لیے اگر آپ مناسب سمجھیں تو وہ process take-off کر جائے تاکہ وہ کمیٹیاں بن جائیں باقی due course میں ان شاء اللہ بنیں گی۔ ہماری طرف سے جو بھی cooperation ہے، تعاون ہے، وہ موجود ہے۔ قائد ایوان نے مجھے بتایا کہ قائد حزب اختلاف کی کچھ Committees پر خواہش تھی پھر ہم نے اس کو historical perspectives میں دیکھا، کچھ پر understanding ہو گئی کوئی ایک آدھی کمیٹی تھی اس کی division پر تھوڑی سی بات تھی وہ بھی ان شاء اللہ تعالیٰ he will be back in the town by tomorrow, وہ Jordan گئے ہیں، وہ آ جاتے ہیں تو ان شاء اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ بیٹھ کر... I will also

جناب چیئرمین: اس میں Leader of the Opposition and Leader of the House بھی بیٹھ جائیں کیوں کہ وہ کل آ جائیں گے اور یہ resolve ہو جائے۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جناب والا! ہم آپ کی طرف سے ان کے ساتھ سہولت کار بھی بٹھائیں گے۔

جناب چیئرمین: یہ ان کی مرضی ہے۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: شیری رحمان صاحبہ۔

سینیٹر شیری رحمان: نہیں نہیں آپ اپنا کام کریں۔

جناب چیئرمین: اب تھوڑا Business لے لیں؟ پھر آج ہم تھوڑا وقت ڈپٹی چیئرمین صاحب کو بھی دیں گے۔

Order No. 02. In the name of Senator Samina Mumtaz Zehri, please move Order No. 02.

## **Introduction of [The Pakistan Penal Code (Amendment) Bill, 2024]**

Senator Samina Mumtaz Zehri: I would like to move for leave to introduce a Bill further to amend the Pakistan Penal Code, 1860 [The Pakistan Penal Code (Amendment) Bill, 2024] (Amendment of Section 377 of PPC).

Mr. Chairman: Is it opposed?

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جناب چیئرمین! I believe جو unnatural offenses ہیں، اس میں dead body کے word کو introduce کروانا چاہتے ہیں۔ ویسے تو PPC کی amendments آتی ہیں، یہ ہیں تو Legislative list میں لیکن because it has to be reinforced through provinces, ہمیشہ سے یہ tradition رہی ہے کہ ہم اس میں صوبوں کا opinion لیتے ہیں کہ آیا ان کو اس پر کوئی اعتراض تو نہیں ہے، آج یہ lay ہو رہا ہے۔

جناب چیئرمین: پہلے اس کو explain کرنے دیں۔

Senator Samina Mumtaz: I have the little bit background to why I brought this amendment is because, in the second last Interior Committee meeting, we had a Bill passed by our honourable Senator Shahadat Awan about rape of dead bodies. That was an issue at that time. So, our learned people from the law and justice department said that as dead bodies are not considered to be humans, so they can’t be raped under the Indian Law. So, this amendment …

Mr. Chairman: Have you followed the point of view of the honourable Minister?

Senator Samina Mumtaz: Sorry Sir?

Mr. Chairman: He wanted to consult the provinces because it has to be implemented.

Senator Samina Mumtaz: I know. I understand but I am just giving him the background what this is for, because he objected to corpse not being a part of the, I think you were not over there but Mr. Shahadat Awan was there and Mr. Mohsin Aziz was there, and they explained that corpse can’t be raped, which I objected, and I said that rape is rape regardless of it be with animals, corpse, or human being.

جناب اس پر ان کے ساتھ تھوڑا argument ہوا تھا اور law and justice کے دو لوگ تھے،

I don't want to name them, but I actually then went into the details and made this amendment and made sure this is a part of it. So, if the Honourable Minister would like to take his opinion, then it's fine with me.

Mr. Chairman: Law Minister.

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: یہ آج relevant Committee میں lay ہو رہا ہے، میں نے صرف یہ عرض کی تھی کہ relevant department نے تو اسے oppose کیا ہے but then I said, کہ ایوان کے سامنے amendment کی تجویز ہے۔

let it be placed before the Committee for deliberations.

وہاں صوبوں سے بھی تجاویز آ جائیں گی اور جو کوئی اعتراضات محکمے کے ہیں وہ بھی سن لیے جائیں گے، report آئے گی تو اس کے مطابق۔۔۔

Mr. Chairman: Referred to the concerned Standing Committee. Order No.4, in the name of Senator Palwasha Muhammad Zai Khan, please move Order No. 4.

## Introduction of [The Islamabad Nature Conservation and Wildlife Management Bill, 2024]

Senator Palwasha Mohammad Zai Khan: Thank you Mr. Chairman! I wish to move for leave to introduce a Bill to provide for the protection, preservation, conservation and management of nature and wildlife in the Islamabad Capital Territory [The Islamabad Nature Conservation and Wildlife Management Bill, 2024].

Mr. Chairman: Is it opposed?

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جناب چیئرمین! مجھے جو feedback آیا ہے وہ کہتے ہیں یہ بالکل identical Bill ہے جو ایک سرکاری Bill تھا، جو کہ قومی اسمبلی اور سینیٹ سے بھی پاس ہو گیا، پھر وہ assent کے لیے بھیجا گیا لیکن اس عرصے میں جب قومی اسمبلی dissolve ہوئی ہے، پھر وہ بل presidency سے واپس نہیں آیا تھا۔ There are three other Bills, ہم نے لکھا ہوا ہے، meanwhile یہ کمیٹی کو بھیجتے ہیں لیکن میں نے یہ بات record پر رکھنا چاہی کہ اس کی جو pari materia provisions ہیں، وہ بالکل یہی ایک سرکاری بل بھی ہے۔ اگر وہ پاس ہو جاتا ہے تو اس کی وہ amendments جو فرق والی ہوں گی، وہ amended form میں آ جائے گا

so that may be referred to concerned Committee....

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے آپ کہتے ہیں کہ تین identical Bills ہیں مگر mover پلوشہ ہے۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: میں عرض کر رہا ہوں۔ ایک حکومتی بل اسی nomenclature کے ساتھ

had already been passed by both Houses. It has not been assented yet by the President of Pakistan.

میں یہ عرض کر رہا ہوں میں یہ بات record پر رکھنا چاہتا ہوں تاکہ کل کو یہ نہ کہا جائے کہ بتایا نہیں گیا۔

This may be referred to the concerned Committee meanwhile

اس کی fate کا پتا چل جائے گا۔ اس کو ساتھ رکھ کر ہم examine کر لیں گے۔ اگر یہی بات ہوئی تو وہ بل prevail کرجائے گا اور اگر amended form میں ہوئی تو وہ Bill amendment form میں آجائے گا۔

We will discuss in the Committee.

Mr. Chairman: Referred to the concerned Committee. Order No. 06, Senator Samina Mumtaz Zehri.

## Introduction of [The Prevention of Smuggling of Migrants (Amendment) Bill, 2024]

Senator Samina Mumtaz: I would like to move for leave to introduce a Bill further to amend the Prevention of Smuggling of Migrants Act, 2018 [The Prevention of Smuggling of Migrants (Amendment) Bill, 2024].

Mr. Chairman: Is it opposed?

Senator Azam Nazeer Tarar: It is not opposed but the same may be referred to the concerned committee for deliberations.

Mr. Chairman: Referred to the concerned committee. Order No.08. Senator Dr. Zarqa Suharwardy Taimur.

## Introduction of [The ICT Rights of Persons with Disability (Amendment) Bill, 2024]

سینیٹر ڈاکٹر زرقا سہروردی تیمور: میں تحریک پیش کرتی ہوں کہ آئی سی ٹی معذور افراد کے حقوق ایکٹ، ۲۰۲۰ میں ترمیم کرنے کا بل [آئی سی ٹی معذور افراد کے حقوق (ترمیمی) بل، ۲۰۲۴] پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

Mr. Chairman: It is opposed?

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: اس میں کچھ چیزیں جو انہوں نے کہی ہیں وہ inclusive education کے حوالے سے Section-9 کے Clause-I & II کے اندر اور

Section-9(c) کے اندر بھی already included ہیں لیکن یہ کیونکہ ابھی introduction stage پر ہے تو

this may be referred to the Committee for deliberations.

**جناب چیئرمین:** جی سینیٹر شہادت اعوان صاحب۔

**سینیٹر شہادت اعوان:** وزیر قانون صاحب نے شاید اس پر غور نہیں کیا۔ یہ آئین پاکستان کے Article-74 سے hit کرتا ہے چونکہ یہ Federal Consolidated Fund سے متعلق ہے۔ جناب اس میں لفظ “funded” ہے اور اس میں funds ہیں اور بجٹ ہے۔ تو لہٰذا Article-74 کے تحت اس کے introduction پر پابندی ہے۔ بات یہ ہے کہ اگر کوئی ایسا Bill جو federal legislative funds سے متعلق ہے تو وہ

even without the consent and NOC from the Federal Government, they can’t be even introduced. I will refer to the Article-74 of the constitution.

جناب! اس میں یہ لکھا ہوا ہے کہ Federal Government's consent required for financial measures. اس میں یہ کہا گیا ہے کہ

A Money Bill or a Bill or amendment which if enacted, shall not be introduced or moved in Majlis-e-Shoora (Parliament) except by or with the consent of the Federal Government.

جناب! میرا کہنا یہ ہے کہ وزیر قانون صاحب اس کو دوبارہ دیکھ لیں کہ اس میں تو با قاعدہ funds کی بات ہے، scholarships کی بات ہے اور با قاعدہ building بنانے کی بات ہے۔ تو جناب یہ Bill گورنمنٹ کے NOC کے بغیر پیش نہیں ہو سکتا۔ پہلے تو وہ یہ مطمئن کریں کہ اس میں NOC ہے یا نہیں۔ جناب، اس کو میں تو پہلے refer کروں کہ اس Bill کی altogether ہیئت ہی تبدیل کر دی گئی ہے۔ یہ right to inclusive education جو کہتی ہے کہ

institution shall be funded. Number 2 is to make buildings, campus and various facilities accessible in public and private institutions to such persons. Then number 5 is to provide transportation facilities to the children with disabilities. After that number 7 is to establish adequate number of the teacher training institutions.

اس کے بعد جو institute ہے، training of professionals ہے، establishment ہے، پھر اس کے بعد نمبر 8 پر ہے

to provide books and other learning material, so and so.

پھر اس کے بعد نمبر 9 پر ہے to provide scholarships. پھر نمبر 10 پر ہے

suitable modification in the curriculum and examination system to meet the needs of students with disabilities.

جناب! یہ Bill otherwise اچھا ہے لیکن اس میں legal بات یہ ہے کہ چونکہ یہ پہلے بھی Federal Government کا Bill تھا اور اسی دور میں جس میں معزز ممبر اس پارٹی سے تعلق رکھتی تھیں، تو اس وقت یہ آیا اور یہ Federal Government کا Bill تھا۔ اس money Bill میں چونکہ Government کی funding ہے اور ایسا Bill جس میں Government کی funding ہوتی ہے، وہ even کہ introduce نہیں کروایا جا سکتا جب تک کہ Government کا NOC نہ ہو۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ honourable law Minister صاحب کی نظر اس پر نہیں پڑی ورنہ دیکھ لیں یہ ہو نہیں سکتا۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: مجھے دونوں طرف سے اجازت دیں اور شہادت اعوان صاحب نے میرے لیے پچھلے دور حکومت میں بڑی آسانی رکھی ہے کیونکہ یہ سارا business وہ کرتے تھے اور ظاہر ہے کہ ان کے تجربہ پر اور ان کی باریک بینی پر کوئی دوسری رائے نہیں ہے۔ یہ تھوڑا debatable issue آئے گا کہ اگر اس کی implications ہیں in terms of money تو آیا یہ Article-74 میں squarely fall کرے یا نہ کرے۔

میں نے اس لیے کہا تھا کہ یہ کیونکہ amendments seek کر رہی ہیں and law is already in field تو opposition کی طرف سے اس حد تک آ رہا ہے کہ یہ ایک مرتبہ کمیٹی میں deliberate ہو جائے کہ وہ اپنی رائے دے دیں کہ آیا یہ Article-74 کے

purview میں ہے یا نہیں ہے، یہ بھی دیکھ لیں اور دوسرا آیا یہ amendments already موجود ہیں Section-9 کے اندر، تو یہ کس حد تک major change ہے کہ یہ کسی کو، پورے structure کو، قانون کو affect نہ کرے۔ تو اس پیرائے میں میں نے کہا تھا کہ یہ amendments seek کر رہی ہیں، ابھی leave stage پر ہے اور یہ Article-74 کی interpretation required ہے کہ آیا squarely اس میں fall کرے گا یا نہیں کرے گا۔

جناب! تو میرا خیال ہے کہ ایک دفعہ Committee میں جانے دیں۔ جناب، I do agree لیکن تھوڑی سی اس میں fifty-fifty confusion تھی۔ آج اس پر بات ہوئی تھی اور میں نے اسی لیے کہا تھا، آپ کا مسئلہ حل ہو رہا ہے۔ میں نے کہا تھا کہ یہ چیز کمیٹی میں چلی جائے۔ انہوں نے بالکل legally ٹھیک point out کیا ہے۔ میں بھی اس کو دیکھ رہا تھا کہ opposition side سے یہ Bill آ رہا ہے۔ آپ پھر کہیں گے کہ کیوں اس کو اس stage پر ہی روکا جا رہا ہے اور ایسا کیا جا رہا ہے۔ Article-74 سے یہ partially hit ہوتا ہے۔ یہ چیز بھی کمیٹی دیکھ لے گی تو اس لیے میں نے بڑے ادب سے، میرے محترم ہیں، بھائی ہیں، انہوں نے بڑا اچھا point out کیا ہے۔

Sir, let it be examined by the Committee as well.

کیونکہ یہ purely money bill بھی نہیں ہے، سٹیٹ بنک کے law کی amendment نہیں ہے، تین چار جو salient features ہیں وہ نہیں ہیں لیکن آپ صحیح فرما رہے ہیں کہ اس territory میں اندر باہر یہ Bill جاتا ہے۔

Let the collective wisdom prevail. Committee دیکھ لے گی اور اس میں ہم بھی اپنا input دے دیں گے۔

Mr. Chairman: Dr. Zarqa, do you agree?

سینیٹر ڈاکٹر زرقا سہروردی تیمور: میں اس کے بارے میں بات کرنا چاہوں گی۔ اعظم نذیر تارڑ صاحب بہت جامع اور ہمارے شہادت اعوان صاحب بھی ماشاء اللہ۔ لیکن مسئلہ یہ ہے کہ چیئرمین صاحب، میں ایک گزارش کرنا چاہتی ہوں۔۔۔

(مداخلت)

سینیٹر ڈاکٹر زرقا سہروردی تیمور: نہیں نہیں، دیکھیں۔

I need to talk about why I have brought this Bill. How can you not let me talk…

(مداخلت)

جناب چیئرمین: وہ میں Article-74 کی بات کر رہا ہوں۔

سینیٹر ڈاکٹر زرقا سہروردی تیمور: یہ مجھے بات نہیں کرنے دیتے۔ یہ کس قسم کا House ہے۔

I cannot say two words. Do you know I have a child who is special, and I have brought this Bill because this is something I feel about.

کیسے آپ یہ بات کر سکتے ہیں۔ آپ بات تو کرنے دیں۔۔۔

جناب چیئرمین: لاء منسٹر صاحب، آپ تشریف رکھیں۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: ہم آپ کی favour میں بات کریں، تو آپ پھر بھی ناراض ہو جاتی ہیں۔ ہم آپ کی favour کی بات نہ کریں، تو آپ پھر بھی ناراض ہیں۔ I am going extra mile کہ آپ کو یہ نہ ہو کہ شاید سرکار غیر ضروری اس میں۔۔۔

Mr. Chairman: He is not opposing.

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: اس Bill کے contents نہ ہم نے یہاں پڑھنے ہیں اور نہ ہی پڑھے جا سکتے ہیں۔ Bills کے contents اگر کمیٹی کو refer ہو رہے ہیں تو میں اس میں extra mile جا رہا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی بالکل۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: سینیٹر شہادت اعوان صاحب نے صحیح point out کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ Article-74 سے hit ہوتا ہے۔ یہ بات debatable ہے اور اس Bill میں کچھ contours ہیں جس سے لگ رہا ہے کہ یہ Article-74 سے hit ہوگا اور اس کے لیے آپ کو prior NOC لینا چاہئے تھا۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ یہ چیز وہاں پر ہو جائے گی اور آپ پھر بات کر رہی ہیں۔ چھوڑ دیں اس کو۔

Mr. Chairman. He is agreeing and not opposing.

(مداخلت)

جناب چیئرمین: ہم Article-74 پر بات کر سکتے ہیں۔

سینیٹر ڈاکٹر زرقا سہروردی تیمور: وہ آپ کو NOC لینا ہے لیکن آپ جب بھی کوئی Bill لے کر آتے ہیں تو دو منٹ کا موقع دیا جاتا ہے کہ آپ Bill کی justification تو دیں۔

جناب چیئرمین: وہ اس وقت دیتے ہیں، ابھی نہیں۔

سینیٹر ڈاکٹر زرقا سہروردی تیمور: لیکن انہوں نے Bill کو ایسا گھمایا ہے جیسا بیوروکریسی میں۔۔

Mr. Chairman: He didn’t oppose.

سینیٹر ڈاکٹر زرقا سہروردی تیمور: Article-74 لگا، یہ ہوا، وہ ہوا۔ یہ disability کا Bill ہے۔ آپ مجھے بات تو کرنے دیں۔ یہ تو ایسے کر رہے ہیں کہ جیسے میں کوئی capital punishment کی بات کر رہی ہوں۔ جناب، یہ تو مجھے بات ہی نہیں کرنے دے رہے۔ بات تو کرنے دیں۔ آپ مجھے دو منٹ بات تو کرنے دیں۔۔۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: آپ ایک منٹ بیٹھ جائیں۔

I want to give a decision. This is a very initial stage of the Bill. Let it be referred to the Committee and if the Committee considers it that it hits by Article-74, then the Committee may report in this regard. Thank you.

ٹھیک ہے۔ آپ جائیں۔

Order No. 10. Who is the mover? Senator Fawzia Arshad.

## Introduction of [The Code of Criminal Procedure (Amendment) Bill, 2024] (Insertion of sections 344B, 344C, 344D and 344E in Cr.PC)

Senator Fawzia Arshad: Thank you so much. I would like to move for leave to introduce a Bill further to amend the Code of Criminal Procedure, 1898 [The Code of Criminal Procedure (Amendment) Bill, 2024] (Insertion of sections 344B, 344C, 344D and 344E in Cr.PC).

Mr. Chairman: Is it opposed?

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جناب، یہ پھر وہی بات ہے۔ یہ کمیٹی کو بھیج دیا جائے۔ یہ مانگ رہی ہیں کہ اس میں timelines دی جائیں۔ ویسے اس پر حکومت نے already ایک Special Committee constitute کی ہے۔ بلکہ جب اگلی meeting ہوگی تو میں اس میں بلاؤں گا۔ یہ حکومت بھی سمجھتی ہے کہ ہمارے نظام انصاف میں جو تاخیر ہے وہ انصاف کی فراہمی ہے۔ وہ ایک بہت بڑا مسئلہ ہے۔ جناب، سال ہا سال، سال ہا سال civil, دیوانی اور فوجداری مقدمات کے فیصلے نہیں ہوتے۔ فوجداری مقدمات جس میں انسانوں کی liberty and life ہے، اس میں ماسوائے کچھ لوگ جن کا clout ہے یا جن کی وجہ سے کہا جاتا ہے کہ ان کا case out of turn لے لیا جائے اور یہ political cases میں بھی ہوا۔ میں controversy میں نہیں جانا چاہ رہا، سب کے لیے یکساں انصاف کا نظام چاہیے۔ یہ کچھ time line suggest کر رہی ہیں، trial اتنے وقت میں ہو، یہ کمیٹی میں دیکھا جائے گا اور حکومت کا اپنا Bill بھی آ رہا ہے، تب تک وہ بھی introduce ہو جائیں گے،
so, this may be referred to the Committee.

Mr. Chairman: So, this is referred to the concerned Committee. Order No. 12, Senator Samina Mumtaz Zehri, please move Order No. 12.

## Introduction of [The Prevention of Trafficking in Persons (Amendment) Bill, 2024]

Senator Samina Mumtaz Zehri: Sir, I wish to move for leave to introduce a Bill further to amend the Prevention of Trafficking in Persons Act, 2018 [The Prevention of Trafficking in Persons (Amendment) Bill, 2024].

Mr. Chairman: Is it opposed?

Senator Azam Nazeer Tarar: Sir, this may be referred to the Committee.

Mr. Chairman: This is referred to the concerned Committee. Senator Aon Abbas may move Order 14.

## Introduction of [The Constitution (Amendment) Bill, 2024]

سینیٹر عون عباس: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

I move for leave to introduce a Bill further to amend the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan [The Constitution (Amendment) Bill, 2024] (Amendment of Articles 1,51,59,106,154,175A,198 and 218 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan).

جناب! میں اس پر تھوڑا سا explain کرنا چاہوں گا۔

جناب چیئرمین: آپ ابھی اس پر بات نہیں کر سکتے کیونکہ اس کو پہلے oppose کرتے ہیں یا accept کرتے ہیں۔ Is it opposed?

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جناب! اس طرح کے identical Bills کمیٹی میں گئے ہوئے ہیں۔ جناب! جو نیا صوبہ بنانے کی بات ہے، ہماری سیاسی جماعتوں کے فاضل اراکین نے اس پر Bills داخل کئے ہوئے ہیں، یہ پاکستان پیپلز پارٹی اور پاکستان مسلم لیگ (ن) کے دوستوں نے داخل کئے ہوئے ہیں۔ یہ کمیٹی کو refer کر دیا جائے اور یہ وہاں پر examine ہو جائے گا۔ جناب! یہ ویسے بھی Constitutional amendment ہے۔

جناب چیئرمین: سینیٹر عون عباس صاحب! میں جب حزب اختلاف میں تھا، ہم نے خود اس کو کمیٹی میں refer کیا ہے۔

سینیٹر عون عباس: جناب! ہمیں کبھی کبھی موقع ملتا ہے۔

Mr. Chairman: No cross talk.

سینیٹر عون عباس: سینیٹر اعظم نذیر تارڑ صاحب نے اس کو کمیٹی کو refer کر دیا جس کے لیے ان کا بہت شکریہ۔ یہ Bill 2012 سے چل رہا ہے اور یہ آپ کی august leadership کے تحت 2012 میں Bill lay ہوا تھا اور آپ اتفاق دیکھیں کہ اس وقت بھی 9 مئی تھا جس دن یہ Bill lay ہوا تھا اور یہ Bill جنوبی پنجاب صوبے کے حوالے سے lay ہوا تھا۔

Mr. Chairman: It is already in the Committee.

(مداخلت)

سینیٹر عون عباس: سینیٹر قراۃالعین مری صاحبہ! مجھے صرف دو منٹ بات کرنے دیں۔ جناب! مزے کے بات ہے کہ جس بات پر تکلیف ہوئی ہے۔ جناب! آپ میری بات تو سن لیں۔۔۔

Mr. Chairman: It concerns the same which I have referred.

Senator Aon Abbas: What was the reason for it?

جناب! کیا issue ہے کہ 12 سال ہو گئے ہیں۔ جناب چیئرمین! آپ مجھے بولنے کا موقع دیں پھر میں بھی 10 minutes کھڑا رہوں گا otherwise no one can speak sir. یہ resolution 12 years سے سینیٹ میں پڑی ہے، 12 years سے جنوبی پنجاب صوبے کی resolution پڑی ہوئی ہے۔ ہماری حکومت نے ملتان میں Secretariat بنایا تھا۔

Mr. Chairman: It is referred to the concerned Committee.

سینیٹر عون عباس: جناب! یہ غلط ہو جائے گا، میں ان کی turn پر کسی کو نہیں بولنے دوں گا، آپ کو پتا ہے کہ میری آواز بہت اونچی ہے۔

جناب چیئرمین: میں نے کمیٹی کو بھیج دیا ہے اور آپ بیٹھیں، میں 12 سال کا حساب دیتاہوں، آپ تشریف رکھیں،

it has been referred to the concerned Committee.

(مداخلت)

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: اس میں important point یہ ہے کہ ہم political point scoring کرتے ہیں۔ ان کی ساڑھے تین سال پنجاب میں حکومت رہی ہے، یہاں سے پنجاب اسمبلی میں گیا لیکن ان کی حکومت نے صوبہ بنانے کی resolution pass نہیں کرائی۔

Mr. Chairman: We have referred it to the concerned Committee. Yes, Leader of the Opposition.

سینیٹر سید شبلی فراز: جناب! آپ دیکھیں کہ ہم ابھی تک بالکل ٹھیک چل رہے تھے اور ایک فاضل رکن اپنا Bill لائے ہیں، جیسے بھی لائے ہیں، ان کی بات کو سننا چاہیے، اگر اس طرف سے اس طرح کی بات ہو گی۔

جناب چیئرمین: آپ تشریف رکھیں، میں اس پر explain کر دیتا ہوں۔

سینیٹر سید شبلی فراز: جناب! آپ explain کریں لیکن ہم کہہ رہے ہیں کہ interruption ہو رہی ہے۔۔۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: آپ تشریف رکھیں تاکہ میں تھوڑا سا explain کر دوں، آپ پہلے تشریف رکھیں۔ نہیں، نہیں آپ براہ مہربانی بیٹھیں۔ آپ دیکھیں کہ جب چیئرمین بات کر رہا ہوتا ہے تو آپ بات نہیں کر سکتے please, take your seat, this is not related to this Bill. میں کرتا ہوں، اب بتائیں؟ I have referred it to the concerned Committee, this is no way please, take your seat. ان کا mic بند کر دیں، آپ تشریف رکھیں۔ آپ بیٹھیں، میں اس کا جواب دوں گا۔ Please, take your seat. Are you playing to the gallery? You cannot take the credit of Saraiki province?

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: انہوں نے resolution دینی ہے۔

> “A Bill to amend the Constitution which would have the effect of altering the limits of a Province shall not be presented to the President for the assent unless it has been passed by the Provincial Assembly”.

جناب چیئرمین: آپ point of order پر بات نہیں کر سکتے۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: اس کو بالکل (ن) لیگ support کرتی ہے، (ن) لیگ کے ممبران نے بھی یہ کیا، ساری جماعتیں کرتی ہیں لیکن اس پر سیاست نہ کریں، آپ کو بھی پتا ہے کہ وہاں پر کیا issue ہے؟

جناب چیئرمین: ہم وہ سنبھال لیں گے، آپ تشریف رکھیں۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: یہ قانون سازی کا وقت ہے، یہ کمیٹی کو بھیج رہے ہیں، اس کی report آئے گی۔

جناب چیئرمین: آپ. براہ مہربانی اپنی seat پر تشریف رکھیں۔ میں تھوڑا سا بتا دوں، اس ایوان کے لیے inform کرنا چاہتا ہوں، یہ کمیٹی کی بات کر رہے ہیں۔ اس ایوان نے two-third majority سے اس صوبے کا Bill pass کیا تھا اور ہماری قومی اسمبلی نہیں تھی، اس لیے pass نہیں ہو سکا۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: ان کی صوبہ پنجاب میں majority تھی، انہوں نے نہیں کیا لیکن یہ آج سیاست کرنا چاہتے ہیں، یہ جنوبی پنجاب کو تماشا بنا رہے ہیں۔ خدا کے لیے! آپ facts کے ساتھ یہی کر رہے ہیں، آپ کے پاس جب وقت تھا تو آپ نے نہیں کیا۔ آپ کی قومی اسمبلی اور پنجاب اسمبلی میں اکثریت تھی، آپ نے نہیں کیا لیکن آپ آج اس پر politics کر رہے ہیں۔

Mr. Chairman: Please, take your seat. I have categorically said that I do not need secretariat, I need a province. Thank you. Next Order No.16, Senator Samina Mumtaz Zehri Sahiba, please move Order No.16.

## **Introduction of [The Muslim Family Laws (Amendment) Bill, 2024]**

Senator Samina Mumtaz Zehri: I would like to move for leave to introduce a Bill further to amend the Muslim Family Laws Ordinance, 1961 [The Muslim Family Laws (Amendment) Bill, 2024].

Mr. Chairman: Is it opposed.

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جناب! اس کو کمیٹی کو بھیج دیں۔

Mr. Chairman: It is referred to the concerned Committee. Order No.18, Senator Palwasha Mohammad Zai Khan please, move Order No.18.

## **Introduction of [The Islamabad Capital Territory Private Educational Institutions (Registration and Regulation) (Amendment) Bill, 2024]**

Senator Palwasha Mohammad Zai Khan: Thank you Sir. I want to move for leave to introduce a Bill further to amend the Islamabad Capital Territory Private

Educational Institutions (Registration and Regulation) Act, 2013 [The Islamabad Capital Territory Private Educational Institutions (Registration and Regulation) (Amendment) Bill, 2024].

Mr. Chairman: Is it opposed?

Senator Azam Nazeer Tarar: Sir, this may be referred to the concerned Committee.

Mr. Chairman: It is referred to the concerned Committee. Next Order No. 20, Senator Farooq Hamid Naek, please move Order No.20. It stands deferred. Order No. 21 also stands in the name of Senator Farooq Hamid Naek. Orders No. 22 and 23 are in the name of Senator Fawzia Arshad *Sahiba*. Deferred. Orders No. 24 and 25 are in the name of Senator Sania Nishtar. Deferred. Order No. 26 is in the name of Senator Mohsin Aziz Sahib.

## **Motion under Rule 218 moved by Senator Mohsin Aziz regarding imposing ban on manufacturing/use of 500 ml plastic bottles for drinking water**

Senator Mohsin Aziz: Sir, I wish to move that the House may discuss the need to ban manufacturing and use of 500 ml plastic bottles for drinking water as the same causes environmental hazards, chokes drainage system in the cities and is a source of pollution.

Mr. Chairman: You may explain.

سینیٹر محسن عزیز: شکریہ، جناب چیئرمین۔ اگر آپ آج سے 40-45 سال پہلے کی دنیا کے نظارے کو یاد کریں تو یہ بہت خوب صورت جگہ تھی، environment friendly تھی اور ایک صاف ستھری دنیا تھی۔ خاص طور پر اگر ہم under developed, developing or less developed countries کی بات کریں تو یہ بہت خوب صورت مقام تھا جب ہم بچے یا جوان تھے۔ خاص طور پر اگر آپ پاکستان کی بات کریں اور اس وقت کا آج سے موازنہ کریں

تو چاہے شہر ہوں، گلیاں ہوں، نالیاں ہوں، دریا یا سمندر ہوں، خاص طور پر تفریحی یا سیاحتی مقامات کا اگر آپ پرانے پاکستان سے موازنہ کریں تو دل خون کے آنسو روتا ہے۔ آپ کو جگہ جگہ پلاسٹک کے انبار نظر آتے ہیں۔ ہر جگہ پر آپ کو پلاسٹک کی گندگی نظر آتی ہے اور خاص طور پر اگر آپ غور کریں تو اس میں پلاسٹک کی بوتلوں کا انبار ہوگا یا اس کی waste dumping نظر آتی ہے، اس میں آپ کو 500 ml یا 250 ml کی بوتلیں جگہ جگہ پر نظر آئیں گی۔

اب اگر آپ دنیا کے educated, developed or more civilized countries کی بات کریں تو وہاں پر اس کا استعمال ضرور ہے لیکن وہ responsibility کے ساتھ استعمال کرتے ہیں۔ اس کے waste کی recycling or dumping بھی بہت ہی responsible طریقے سے کی جاتی ہے کیونکہ آپ نے خود دیکھا ہوگا کہ وہاں پر جگہ جگہ پر recycling کے ڈبے پڑے ہوتے ہیں جس میں plastic waste علیحدہ پھینکی جاتی ہے اور اسے اس لیے علیحدہ پھینکا جاتا ہے تاکہ اسے recycle کر لیا جائے کیونکہ یہ undegradable item ہے، یہ اگر کئی ہزار سالوں تک بھی پڑا رہے تو یہ degrade نہیں ہوتا ہے۔ ان ممالک میں تقریباً 45% to 50% of plastic bottles and plastic items are recycled.

جناب چیئرمین! میں چونکہ اس issue کو بوتلوں تک restrict کرنا چاہتا ہوں تو دنیا میں تقریباً 13 billion bottles کا استعمال ہوتا ہے۔ جیسا کہ میں پہلے بتا چکا ہوں کہ جن ممالک میں ان کا استعمال، ان کا disposal and recycling responsibility کے ساتھ ہوتا ہے وہاں بھی یہ کہا جا رہا ہے کہ اگر satellite سے اس وقت oceans کو دیکھا جائے تو آپ کو کئی جزیرہ نما جگہیں نظر آئیں گی۔ ہمارے پاس کئی ایسی footages موجود ہیں کہ وہ جزیرے لگتے ہیں جب کہ وہ پلاسٹک کی بوتلیں ہیں۔ ان ممالک میں یہ کہا جاتا ہے کہ اگر 2050 تک اسی طرح سے پلاسٹک کا استعمال اور disposal ہوتا رہا تو 2050 میں oceans میں مچھلیوں کی تعداد اور وزن سے پلاسٹک کی تعداد اور وزن بڑھ جائے گا۔ یعنی مچھلیوں کی تعداد اور اللہ تعالیٰ نے سمندروں میں جو inhabitants پیدا کیے ہیں جنہیں ہم کھاتے اور استعمال کرتے ہیں ان کی تعداد سے پلاسٹک کی تعداد بڑھ جائے گی اور آج کل کئی لاکھ مچھلیاں یہی پلاسٹک کھانے سے وہیں پر مر جاتی ہیں۔

اگر ہم پاکستان کی مثال لیں تو یہاں پر تو اس کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ ایک estimate کے مطابق 2035-40 تک ہمارے مچھیرے بھائی جو مچھلیاں پکڑتے ہیں ان کے جال میں 50% سے زیادہ پلاسٹک کی بوتلیں آئیں گی instead of fishes. آج دنیا میں تقریباً 10 million tons oceans میں dump کیا جاتا ہے جس کا اگر موازنہ کیا جائے تو آپ سمجھیں کہ ہر منٹ کے بعد ایک.بڑا garbage truck ocean میں پھینکا جا رہا ہے۔ اگر ہم پاکستان کی طرف آئیں تو روزانہ 500 ml کی تقریباً 50 to 60 million بوتلیں استعمال ہوتی ہیں، جس میں سے بمشکل 10% to 12% recycle ہوتی ہیں۔ ہر بوتل کا وزن 8 to 9 grams کے قریب ہے۔ جس کا مطلب ہے کہ سات سے آٹھ لاکھ کلو گرام ہم روزانہ کے حساب سے بوتلیں پھینک دیتے ہیں اور اس حساب سے ہم تقریباً دو لاکھ پچپن ہزار ٹن waste اپنے پاک وطن کی زمین پر پھینک دیتے ہیں جو کہ آسمان کے نیچے پڑا ہوا ہے۔

اقوام متحدہ کی رپورٹ کے مطابق پاکستان میں اگر ٹوٹل پلاسٹک کی بات کی جائے تو تقریباً 3.3 million tons of waste ہم پھینک دیتے ہیں and it is not being recycled. جناب ہمیں معلوم ہے کہ اگر ہمیں کہیں پلاسٹک کی پانی کی بوتل ملتی ہے تو ہم اس سے دو sip پانی لے کر اسے چھوڑ دیتے ہیں۔ مجھے خوشی ہے کہ سینیٹ کی قائمہ کمیٹیوں میں اور باقی جگہوں پر ان پلاسٹک کی بوتلوں کا استعمال بہت زیادہ ہوتا تھا لیکن آج clean drinking water is available in the form of jug اور وہاں پر ہم اسے اپنے گلاس میں ڈال کر پی لیتے ہیں۔ اسی طرح سے بڑی بوتلیں بھی environmental friendly نہیں ہیں لیکن کم از کم ان کا استعمال اور re-use ان چھوٹی بوتلوں سے بہت زیادہ ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ ایک زمانے میں جب ہم لوگ سکول جاتے تھے تو ہم یا تو thermos لے کر جایا کرتے تھے یا tiffin میں ایک چھوٹی سی بوتل ہوتی تھی جو کہ reuse ہوتی تھی جبکہ آج ہمارے بچے پلاسٹک بوتلیں سکول لے کر جاتے ہیں۔ ہمارے وقت میں پانی بھی صاف ہوتا تھا لیکن اگر پانی صاف نہیں بھی ہے تو اسے filtration کے بعد استعمال کیا جاتا ہے۔ آج اگر پانی کی صفائی کا معاملہ ہے تو جو.بڑی بوتلیں ہیں ان سے بھی ہم پانی استعمال کر سکتے ہیں لیکن مسئلہ یہ ہے کہ پاکستان میں ہر جگہ پر مافیا ہے جو ان چیزوں کو کنٹرول کرتا ہے۔ UNDP کی report کے مطابق اور ایک survey کے مطابق

بڑی companies, Coca Cola, Nestle, Pepsi, Sufi, Qarshi اور کئی دوسری companies اسے استعمال کر رہی ہیں اور waste میں ان کی تعداد بڑھتی جا رہی ہے۔ ان کا ایک motto ہے، وہ advertise کرتے ہیں کہ اس کو زیادہ استعمال کیا جائے۔

جناب والا! میری اس پر یہ تجویز ہے کہ ہم اس کو discourage کریں، ہم اسے ban کریں اور ہم recycled plastic bottles کی جگہ glass bottles جو پہلے ہمیشہ استعمال ہوتی تھیں، انہیں دوبارہ reintroduce کیا جائے، especially for the small bottles جو کہ 250 ml کی ہیں یا اس سے چھوٹی ہیں۔ اس سے آپ کا نہ صرف environmental hazard کم ہو گا، نہ صرف آپ کا شہر صاف ہو گا بلکہ یہاں جو drainage system ہے، آپ کے سب دریا، آپ کے سب نالے ندیاں اس سے کم از کم مزید deplete ہونے سے بچ جائیں گی۔ میری خواہش ہے اور درخواست ہے کہ ایوان میں اسے pass کیا جائے، اس کے بعد اگر اسے سمجھا جائے کہ یہ صحیح ہے تو میں اس پر ایک resolution بھی لانا چاہتا ہوں تاکہ ایوان سے اس کے متعلق ایک resolution pass ہو تاکہ ہم اپنے ملک کو، اپنے بچوں کو، اپنی environment کو اور اپنی آنے والی generation کو بچا سکیں۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: شہادت اعوان صاحب! آپ بولنا چاہ رہے تھے۔

**Senator Shahadat Awan**

سینیٹر شہادت اعوان: جناب چیئرمین! بہت خوش آئند بات ہے کہ محسن عزیز صاحب نے بہت اہم مسئلے کی طرف انہوں نے توجہ مبذول کروائی ہے چونکہ جو plastic ہے، میں سمجھتا ہوں کہ تقریباً ساڑھے چار سو سالوں سے لے کر ایک ہزار سال تک یہ تلف نہیں ہوتا جس کی وجہ سے چھوٹے چھوٹے ندی، نالوں میں بھی رکاوٹ بنتا ہے، اس کے علاوہ ultimately اگر یہ سمندر میں جاتا ہے، دریاؤں میں جاتا ہے تو ہماری marine life پر بھی اثر انداز ہوتا ہے، جنگلی حیاتیات پر بھی اثر انداز ہوتا ہے اور انسانی زندگی میں سرطان جیسی موذی بیماریوں پر بھی اثر انداز ہوتا ہے۔ جناب والا! سب سے پہلی بات یہ ہے کہ دنیا کے 128 ممالک ہیں جنہوں نے پلاسٹک کے استعمال پر پابندی لگائی ہے، الحمدللہ ہمارا ملک پاکستان بھی ان میں شامل ہے۔ اس کے علاوہ میں آپ کو بتانا

چاہتا ہوں اور Minister for Law اس بات کی تصدیق کریں گے کہ June, 2023 میں Single-use Plastics (Prohibition) Regulation, 2023 pass کیا گیا۔

جناب والا! جس طرح محسن عزیز صاحب نے یہ بات کہی کہ لوگ two sip لے کر اسے پھینک دیتے ہیں، اس پر حکومت غافل نہیں رہی، پچھلے دورِ حکومت میں June, 2023 میں یہ قانون آیا۔ جناب والا! حتیٰ کہ اس کی manufacturing کے علاوہ importer پر ایک ملین کا جرمانہ رکھا گیا، جو shopkeeper اسے بیچے گا، اس پر دس ہزار روپے کا جرمانہ رکھا گیا اور جو even consume کرے گا اس پر ایک ہزار روپے کا جرمانہ رکھا گیا۔ جناب والا! حکومت اس چیز سے غافل نہیں رہی لیکن محسن صاحب نے ایک اچھی چیز کی طرف توجہ مبذول کروائی ہے، ہمیں یقینی طور پر اس طرف توجہ کرنے کی ضرورت ہے اور پاکستان 128 ممالک کے ساتھ یہ تہیہ کر چکا ہے کہ ہم پلاسٹک کو ختم کریں گے۔ اگر اسے اور بہتر طریقے سے، اگر اس میں کوئی پابندی یا تبدیلی کرنی ہے تو اس کے لیے میرے خیال میں کوئی بھی دوست amendment لا سکتا ہے لیکن ہم نے اس پر پابندی کی پیش قدمی already کی ہوئی ہے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ، ڈاکٹر زرقا صاحبہ۔

**Senator Dr. Zarqa Suharwardy Taimur**

سینیٹر ڈاکٹر زرقا سہروردی تیمور: جناب چیئرمین! میں اس کے بارے میں صرف دو، تین medical points آپ کے گوش گزار کرنا چاہتی ہوں۔ پلاسٹک بوتلوں کی بات ہوئی کہ یہ degradation اور ماحول کے لیے کس قدر مضر ہیں۔ میں اسی حوالے سے آپ کو یہ بتانا چاہتی ہوں کہ CNN کی ایک study ہے کہ ایک لیٹر پانی جو دو بوتلوں یا ایک بڑی بوتل میں ہوتا ہے، اس میں اڑھائی لاکھ nanoparticles ہوتے ہیں، جو ہم plastic کے پیتے ہیں۔ ابھی وہ پانی دھوپ میں بھی نہیں پڑا ہوا، جب وہ plastic کی بوتل والا پانی دھوپ میں پڑا ہوتا ہے تو اس میں اس سے بھی زیادہ nanoparticles ہوتے ہیں۔ جب ہم وہ پانی پیتے ہیں تو وہ پانی ہماری انتڑیوں کے ذریعے ہمارے جگر، ہمارے دماغ، ہمارے باقی اعضا میں جاتے ہیں، میں چونکہ ڈاکٹر ہوں، میں دیکھتی ہوں کہ نوجوان نسل کے بال گر رہے ہیں، ان کی صحت میں انتہائی کمزوری آ گئی ہے

اور اس کے علاوہ جو poisons اس کے through introduce ہوتے ہیں جو بعد میں جا کر کینسر، شوگر، لڑکیوں میں PCOs جس میں لڑکیوں میں مردانہ hormones آنا شروع ہو جاتے ہیں، پھر لڑکیوں اور لڑکوں دونوں میں reproduction, fertility rate, ان میں بچے پیدا کرنے کی جو صلاحیت ہوتی ہے، اس پر اثر پڑتا ہے۔ یہ انسانی جسم کو ہر طرح سے کمزور اور بیمار کر رہے ہیں، اس میں بہت ضروری ہے کہ شیشے کی بوتلیں، جیسے محسن صاحب نے اسے promote کیا، ان کا اجراء کیا جائے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ اس پر بہت اچھے views دیے ہیں۔ وزیر قانون کو کہیں گے کہ اس پر legislation تو already ہو چکی ہے لیکن اس کی implementation ذرا effective کریں۔

**Senator Azam Nazeer Tarar**

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جناب چیئرمین! میں بالکل اس بات کی تائید کروں گا کہ سینیٹر محسن عزیز صاحب نے ایک ایسے مسئلے کی طرف توجہ مبذول کروائی ہے جس پر میں سمجھتا ہوں کہ بحیثیت قوم، انسانیت اور پاکستان کو جو چند بڑے challenges ہیں، ان میں سے ایک plastic waste ہے او worldwide اس کا ادراک ہے۔ انہوں نے صحیح فرمایا کہ ہم نے plastic usage آسانی کے لیے adopt تو کر لیا اور کیا بھی West سے لیکن پھر ہم نے اس کی management and wastage کی طرف دھیان نہیں دیا اور آج جو ہمارے کھیت کھلیان کی حالت ہے، جو ہماری نکاسی آب کی ساری schemes ہیں، ہماری گلیوں، محلوں کی جو حالت ہے، وہ ڈھکی چھپی نہیں ہے اور اس کے hazardous سے بھی کسی قسم کا انکار نہیں ہے۔

جیسے سینیٹر شہادت اعوان صاحب نے کہا، پچھلے دور میں ہماری فاضل رکن محترمہ شیری رحمان صاحبہ Federal Minister for Climate Change تھیں، انہوں نے اس پر بہت effort کی اور انہوں نے نہ صرف دیگر legislations کروائیں بلکہ جو notify ہوا تھا، وہ ہوا تھا 22nd July, 2023 کو اور passage اس کی جون میں ہوئی تھی، آپ نے صحیح فرمایا۔ یہ Single-use Plastics (Prohibition) Regulations, 2023 adopt کیے گئے اور اس کے Schedule-II میں مختلف چیزوں کے لیے timelines دی

گئیں۔ جناب! کوئی ایسا قانون بنا دیا جائے جس پر overnight عمل نہیں ہو سکتا تو وہ بھی کوئی فائدہ مند قانون نہیں ہوتا، اس میں مختلف timelines دی گئیں، جو رضاکارانہ یا policy matters تھے، سرکاری دفاتر کی حد تک تو مجھے یاد ہے کہ وہ آج بھی بہت zealously guard کرتی ہیں اور جہاں plastic bottles موجود ہوں، وہ ہٹواتی ہیں۔ سرکاری دفاتر اور وفاقی حکومت کے جتنے allied departments ہیں، ان میں تو یہ forthwith کہہ دیا گیا، وہ رضاکارانہ removal ہے کہ plastic bottles کی بجائے آپ جگ اور گلاس استعمال کریں گے یا آپ بڑے container bottle کے ساتھ شیشے کے گلاس رکھیں گے۔ Even I am speaking for the Government of Pakistan, شہباز شریف صاحب کی کابینہ June, 2023 میں دو مہینے تب رہے اور اب آئے ہیں تو وہاں بھی plastic bottles allow نہیں ہیں، جگ میں پانی آتا ہے اور ساتھ گلاس رکھے جاتے ہیں۔ میرے خیال میں ہم سب کو یہ رویے بدلنے ہیں اور یہ خوش آئند ہو گا، اس میں کوئی politics نہیں ہے، کوئی point scoring نہیں ہے، یہ چھوٹے چھوٹے عمل ہیں جن کے کرنے سے شاید ہم اپنے ملک کا بھی بھلا کریں گے اور environment کی خدمت کریں گے۔

جناب چیئرمین! اس کا جو Schedule-II ہے، اس کے Regulation 3(2) کے تحت from 1st July, 2028 is the cut-off date, یعنی ابھی phase out کرنے میں چار سال لگیں گے لیکن phasing out میں مختلف tiers دیے گئے ہیں کہ کب کس کو ختم ہونا ہے، کتنی production کم ہو گی، پھر کتنی ہو گی and finally بڑے containers رہ جائیں گے، یہ چھوٹی بوتلیں 1st July, 2028 تک phase out ہو جائیں گی اور اگر اس کے باوجود یہ بنیں گی تو اس میں ایک mechanism دیا گیا ہے کہ وہ environment friendly چیزیں ہوں گی، ان کی disposal کس طرح ہونی ہے، recycled ہوں گی، دوبارہ recycling میں جاسکے گی، ان ساری چیزوں کا کیا گیا ہے۔

اس ایوان کے توسط سے mover کا شکریہ ادا کرتے ہوئے، حکومت پاکستان کی جانب سے ہم تمام پاکستانیوں سے یہ اپیل بھی کریں گے کہ وہ اپنے ملک کی environment کو ماحول دوست بنانے کے لیے ہمارے ہر شہری کا، بچوں کا، بڑوں کا یہ فرض ہے کہ وہ اس میں رضاکارانہ طور پر

بھی کوشش کریں، ہر چیز قانون کی سختی سے ممکن نہیں ہوتی۔ اگر ہم نے اپنی آنے والی نسلوں کو ایک خوشگوار پاکستان دینا ہے تو ہمیں اپنے رہن سہن میں تبدیلی کرنی ہوگی۔ ہم سب اپنے آپ سے یہ وعدہ کریں کہ we will say no to plastic, no to plastic bags, no to plastic bottles. جس حد تک ممکن ہو سکتا ہے، ہم یہ کریں۔ شکریہ۔

Mr. Chairman. Thank you very much. Order No. 27. Senator Samina Mumtaz Zehri.

## Motion under Rule 218 moved by Senator Samina Mumtaz Zehri regarding the issue of black market currency trade and its adverse impact on our economy

Senator Samina Mumtaz Zehri: Mr. Chairman! Thank you. Before I start with my motion 218, I would like to request the honourable Law Minister, my only request to you is that I know this law has been passed but we need to really implement all the laws that have been made.

آپ کے ہوتے ہوئے یہ ہونا چاہیے۔

It is a very big request.

*(At this stage, Mr. Deputy Chairman (Senator Syedaal Khan) Presided over the Session)*

Senator Samina Mumtaz Zehri: I would like to move that this House may discuss the issue of black market currency trade and its adverse impact on our economy.

May I speak on it?

Mr. Deputy Chairman: Yes.

Senator Samina Mumtaz Zehri: Mr. Chairman! When we talk about our financial crimes such as smuggling and illegal trade, tax evasion or any other forms of such crimes we should keep this in mind that how they have been draining our economy, for example illicit trading causes an additional loss of nearly one trillion rupees which is approximately 3.57 billion dollars to the nation's exchequer.

The scales of these activities undermine legitimate businesses and deprived government of significant revenue which could otherwise be utilized for public development and welfare which we never actually make sure that we have them. Poor gets poorer and the tax payers are always affected by this. We also need to know since how long such crimes have been continued in an unchecked manner. Why these activities are not stopped or nipped in the bud right in the start? Why do Institutions or spectators stay silent specially NAB, FIA, FBR, Accountability Courts and a whole list of relevant government departments.

Mr. Chairman! I have a question for them, obviously behind all of this influential and well-connected people are involved in such activities and they mint millions overnight to become billionaires in a short span of time. Necessary details and data are always available with the relevant institutions and agencies but no action has ever taken place. Because of the considerations other than the core interest of the Country in all of this the tax payers take the rut. This is one of the real reasons of the corruption and one of the major causes that our economy is bleeding.

Mr. Chairman, a very important fact I would like to bring to everyone's attention and it is very important. Last September Mr. Malik Bostan, Chairman, ECAP, along with his colleagues, out of frustration, when he approached all the departments, the authorities and when they could not come to a conclusion they approached honourable Army Chief General Asim Munir in September last year to take action and as always the Pakistan Army came to our rescue. The same army that is blamed for its involvement in every single thing but always rescues us none the less. When people are stuck in emergencies or gotten in any kind of tragedy people know who to come for help and that is the Pakistan army at the end of the day.

Thanks to General Asim Munir a task force was formed which immediately conducted a successful raid on the black market currency dealers in Karachi, Peshawar and in other cities. Shops were sealed, dealers were taken away. The campaign started against informal market has worked. Tens of millions of dollars were brought back into Pakistan in interbank and open markets according to the licensed dealers.

It is also important to say that almost nine months before Intelligence Bureau had submitted a comprehensive report to the government. Identifying different mafias that cause huge losses to the National economy, this report is very useful in fact-finding, it is an eye opener actually. It contains comprehensive, indiscriminate and sustained action against white collar crimes. This report consists of large number of mafias, smuggler activities causing colossal losses to Nation exchequers. It has been highlighted; the report actually highlights consequences of currency smuggling also.

The IB identifies 122 currency smugglers and 40 exchange companies involved in this. The IB too deserves the credit for the hard work that they put into gathering the necessary information and taking up the courage to submit a factual report to the authorities concerned as this can help address more of the economic and financial challenges of the Country.

In May 2024, FIA highlighted 269 registered cases of illegal dollar flight from Pakistan.

وہ بتا سکتے ہیں کہ انہوں نے کیا کیا ہے اس بارے میں ابھی تک اس کے اوپر کیا action لیا ہے؟

Motion 218 میں my concern was that کہ ہم procedures اتنا stringent کر دیتے ہیں اپنے کو آپ نے remittance دی ہوئی ہے۔ آپ نے proper money exchanges بنائے ہوئے ہیں لیکن مجھے ہر مرتبہ جا کر اپنا passport دکھانا پڑے اور اپنا travel ticket دکھانا پڑے valid visa ہونا چاہیے میرے پاس اور میرے سارے documents لیے جائیں اور اس پر مجھے 2000 dollars ملیں حالانکہ

I am a tax payer and I do have more money which is obviously legit.

I or anybody would want to find another way of getting money easily rather than going through and giving all my details to a third party who I don’t know what they are going to do with it, number one.

نمبر ۲، remittance کے اتنے بڑے issues ہوتے ہیں لوگوں کو that they don’t want to access the bank they prefer the illegal method so my request to the government is اس کو تھوڑا سا flexible کریں to make it better for people to do the right thing. جیسے مثال کے طور پر ہم بجلی نہیں دے رہے، بجلی کی مثال ابھی آئی تھی تو انہوں نے کہا کہ کنڈے لگا دیتے ہیں۔ ایک اور مثال ہے کہ ہم نے solar panels introduce کرائے جب سب نے solar panels لگوا لیے تو اس کے اوپر tax لگ گیا ہے۔

You find ways to make it difficult for your country people instead of making it easier, like we the Senate Secretariat are supposed to help each other grow and

make things better for people, the same way the government is supposed to help the people to make their lives easier to do the right thing. They have to give them ways.

Legitimate طریقے سے ان کو راستہ دیں تاکہ وہ legally اپنے پیسے change کرا سکیں ضروری نہیں ہے کہ ہر کوئی اپنے گھر میں پیسے رکھ کر billionaire بننا چاہتا ہو

maybe someone wants to travel legally and wants to declare every single thing, for example I always declare my taxes.

We need to invite the IB authorities to our Committee to lay this particular report in front of us and the members of the Parliament. Also in order to eliminate this practice forever. This anti-smuggling report from the government and its departments such as SECP, FIA and other institutions need to be laid and it needs to be discussed so that we, the legislators, can make it better. That is it from my side.

جناب ڈپٹی چیئرمین: سینیٹر محسن عزیز۔ اس motion پر کون کون بات کرنا چاہتا ہے بات کرلے۔ جی محسن صاحب۔

سینیٹر محسن عزیز: بہت شکریہ!

(مداخلت)

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: Finance budget کی preparation کی وجہ سے Finance department مصروف تھا۔ یہ issue ایسا ہے کہ میری گزارش تھی کہ اگر آپ اس کو wrap up کرتے ہیں تو ان کی موجودگی میں کیا جائے۔ آپ بات ضرور کر لیں لیکن I would not be replying in the end because it’s a matter pertaining to finance. اس کی briefing بھی اس لیے نہیں ہوئی کیونکہ entire finance is busy in preparation of budget today. میں شروع میں

اسی لیے کھڑا ہوا ہوں کہ میں بتا دوں کہ میں حاضر ہوں لیکن اس پر میں House کی کوئی assistance نہیں کر سکوں گا، اس کو اگر آپ بعد میں لینا چاہیں یہ House کی مرضی ہے۔ آج اس پر گفتگو کر لیں conclude وہ آ کے کر دیں گے Finance سے Minister of State or Federal Minister جیسے آپ مناسب سمجھیں۔

**Senator Mohsin Aziz**

سینیٹر محسن عزیز: Bill take up ہو چکا ہے، motion take up ہو چکی ہے اس لیے اس کے بعد تو موقع نہیں ملے گا اس پر بات کرنے گا۔ اس لیے میں چاہتا ہوں کہ اپنی تقریر کو cut short کر کے صرف دو تین منٹ بات کر لوں۔ ہمارا ملک پاکستان ہمارا پیارا ملک ہے، ہم سب اس کے باشندے ہیں اور ہم ایک خوددار قوم کی طرح یہاں رہنا چاہتے ہیں۔ اس کی تنزلی اور خاکم بدہن اس کی تباہی کی کچھ وجوہات ہیں۔ ان وجوہات میں یہ land mafia ایک بہت بڑی وجہ ہے۔ یہ IPP mafia بھی بہت بڑی وجہ ہے۔ یہ sugar mafia, automobiles mafia and smuggling mafia اس ملک کی تنزلی کی وجوہات میں شامل ہیں۔ آج ثمینہ ممتاز زہری صاحبہ نے جو motion یہاں پر پیش کی ہے this is one, the mother of all evils. میں اس لیے اس کو mother of evils کہتا ہوں کہ تمام چیزوں کی جڑ یہ black money, economy and dollarization ہے۔ ان وجوہات کی وجہ سے سارا پیسا کہیں جا کر park ہوتا ہے۔ جناب چیئرمین! آپ جانتے ہیں کہ panama leaks جو آئے تھے۔ اس کا وجود کہاں سے نکلا؟ Pandora leaks کا وجود کہاں سے نکلا؟ آج Dubai leaks کی بات ہو رہی ہے۔ آپ اخباروں کو ہر وقت پڑھتے ہیں کہ پاکستانیوں کی اتنی جائیدادیں اس وقت دبئی میں موجود ہیں۔ اتنی جائیدادیں لندن اور امریکہ میں موجود ہیں۔ اس کا وجود کیا ہے؟ وہ کہاں سے جنم لیتا ہے؟ وہ صرف اسی مارکیٹ سے جنم لیتا ہے۔ جو black market ہوتی ہے اس کا پیسا ڈالر میں convert ہوتا ہے اور ڈالر سے convert ہو کر پھر وہ ہنڈی کے ذریعے باہر جاتا ہے اور وہاں پر جائیداد کی خرید و فروخت کا کاروبار ہوتا ہے۔ اب تو باہر کے ممالک نے اس پر curb لگا دیے ہیں لیکن پھر بھی یہ اپنے channel کے ذریعے پہنچ جاتے ہیں اور وہاں پر یہ پیسا park ہو جاتا ہے۔ انہوں نے جو Motion پیش کی ہے یہ اس لیے بھی بہت ضروری ہے کہ اگر آپ نے اس ملک میں

taxation کا نظام ٹھیک کرنا ہے۔ اگر آپ نے GDP کا ratio ٹھیک کرنا ہے تو اس کے لیے جو black and dollar market ہے اس کو آپ بند نہ کریں بلکہ جڑ سے اکھاڑ کر باہر پھینکنا پڑے گا۔ اگر آپ یہ نہیں کریں گے تو smuggling کا کاروبار اس ملک میں جاری رہے گا۔ اس ملک میں جو کرپشن ہے وہ جاری رہے گی۔ اس میں غلط طریقے سے پیسے کو park کیا جاتا ہے اور پھر اٹھا کر باہر بجھوا دیا جاتا ہے۔ وہ جاری رہے گا۔ اگر آپ اس کو دیکھیں تو 2022 and 2023 اس market کے لیے ایک bonanza تھا۔ یہ smuggling کا bonanza اس لیے تھا کہ ایک طرف تو ہم نے جو قانونی import پر قدغن لگوایا تھا اور اس channel کے ذریعے تمام items پاکستان میں آتے رہیں۔ آپ نے دیکھا کہ bank and black market rate میں 28 سے 30 روپے تک فرق تھا۔ اسی طرح جو black market میں پیسا جمع ہوتا رہا، ان پیسوں سے smuggling ہوتی رہی اسی طریقے سے ہمارے ملک کا زرمبادلہ ہے وہ بھی کم ہوتا رہا اور ہم سمجھتے رہے کہ شاید ہم نے import کو curb کرنے کے بعد بڑا نفع کر لیا ہے لیکن حقیقت میں بہت بڑا نقصان ہم نے کیا ہے۔ جو ہماری foreign remittance تھی وہ آپ بھی جانتے ہیں کہ اگر ایک غریب آدمی باہر سے پیسا بجھواتا ہے اور اس کو ڈالر کے عوض 250 روپے ملتے ہیں اور black market میں اس کو 280 روپے ملتے ہیں تو وہ ایک غریب آدمی ہے۔ پاکستانی اور محب وطن ہے لیکن کم از کم غریب ہے تو وہ 280 روپے پر اکتفا کرتا ہے تو وہاں پر پیسا بجھوا دیتا ہے اور وہ ہنڈی کے ذریعے clear ہوتے رہے ہیں۔ اسی طریقے سے یہ پیسا cycle ہوتا رہا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کے لیے بہت serious efforts کی ضرورت ہے۔ اگر ہم یہ serious efforts نہیں کریں گے تو اس ملک کی ترقی ہم بھول جائیں۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: شکریہ۔ میرے خیال میں متعلقہ منسٹر صاحب اس پر رپورٹ لے کر کل ایوان کو آگاہ کریں گے۔ ممبران کی تقاریر کے بعد اس کو موخر کیا جاتا ہے۔

Order No. 28, Senator Dr. Zarqa Suharwardy Sahiba.

## Motion under Rule 218 moved by Senator Dr. Zarqa Suharwardy Taimur regarding the effects of climate change on agriculture sector of the country

سینیٹر ڈاکٹر زرقا سہروردی تیمور: جناب چیئرمین! میں نے یہ motion under Rule 218 جو پیش کیا ہے میں اس کے بارے میں کہنا چاہ رہی ہوں کہ climate change میں اس وقت پاکستان دنیا کے ممالک میں آٹھویں نمبر پر آتا ہے۔ ہم نے اس کو contribute تو نہیں کیا ہے مگر اس کے effects کو suffer کر رہے ہیں۔ اس حوالے سے میں یہ کہنا چاہوں گی کہ ہم سب کو معلوم ہوگا کہ پاکستان اس وقت دنیا کے 2nd Highest number of glacier میں ہے جن کی تعداد تین ہزار سے زیادہ ہے۔ ان کے پگھلنے کی وجہ سے climate change کا بہت زیادہ impact آ رہا ہے لیکن جو issue میں اس میں اٹھا رہی ہوں وہ agriculture sector کے بارے میں ہے۔ 2022-2023 کے economic survey میں جس کا ذکر ہوا ہے اور اس میں یہ کہا گیا ہے کہ پاکستان میں وہ زمین جس پر کاشتکاری ہوتی ہے جو کہ نہری یا غیر نہری زمین ہے اس کا پچھلے دس سے بیس سالوں میں 34% کاشتکاری سے عاری ہو گیا ہے وہ زمین مختلف اور کاموں میں چلی گئی ہے۔ جس میں سب سے زیادہ گھروں کی سکیموں میں شامل کیا گیا ہے جس میں کراچی سے لے کر خیبر تک بڑے بڑے mafias شریک ہیں۔ اس وقت آپ کو پتا ہوگا کہ جو تناسب ہے اس میں لاہور شہر کی جو green belts ہوتی تھیں وہ ختم ہو چکی ہیں۔ وہاں پر رہائشی سکیمیں اور ہزارہا مکان بن چکے ہیں۔ اسی طرح ملتان کی بات کریں تو ملتان میں آموں کے باغ تھے اور وہاں کی مٹی بڑی زرخیز تھی لیکن وہاں پر بھی ہزاروں ایکڑ زمین پر آموں کے باغ کاٹے گئے اور وہاں پر بھی سکیمیں بنی ہیں جس میں DHA, بحریہ اور بڑے بڑے لوگوں کی سکیمیں ہیں۔ جناب چیئرمین! اس پر ہمارے economic survey نے ذکر کیا ہے۔ اس پر ہمیں توجہ دینے کی ضرورت ہے کیونکہ ایک اور بہت بڑا phenomena ہو رہا ہے اور وہ یہ ہو رہا ہے کہ اس وقت جو کاشتکار ہے اس کے ساتھ جو ظلم ہو رہا ہے۔ ابھی جو wheat scandal میں ہوا ہے کہ جس کاشتکار نے گندم اگائی اس کو اس کا نرخ نہیں مل رہا ہے۔ اب اگلے سال تو وہ گندم نہیں اگائے گا اور اس کے لیے زیادہ بہتر ہوگا کہ کوئی اس کے پاس آ کر پیسے دے کر اس کی زمین خرید لے۔ وہ پیسے بنک میں رکھ لے گا کیونکہ اس وقت 20, 22 فیصد اس کو interest مل رہا ہے تو یہ زمین

بک جائے گی۔ اس سے کیا ہوگا؟ اس سے land mafia جس قسم کے کام کر رہے ہیں یہ اور کرتے رہیں گے۔ اس وقت پوری دنیا میں food insecurity ہونے کو جا رہی ہے اور 2040 تک scarcity ہو جائے گی۔ پاکستان ایک ایسا زرعی ملک ہے۔ پنجاب کو bread basket کہتے تھے۔ اس میں ہم نے بہت عقل مندیاں کی ہیں۔ ایک ہم نے یہ کیا ہے کہ وہ فصلیں جن کو پانی کی کم ضرورت پڑتی ہے جیسے کپاس ہے لیکن ہم چینی مافیا کے زیر اثر آ کر وہاں پر sugarcane اگانی شروع کر دی ہے۔ جو گنے کی فصل ہے وہ بہت پانی پیتی ہے اس کی وجہ سے پاکستان ابھی اس وقت ایک water strained nation ہے۔ ہمارا ہمسایہ ہندوستان ہے۔ دنیا میں کسی نے سنا ہوگا کہ ہمارے پچھلوں نے اپنے ملک کا پانی بیچ دیا۔ دنیا میں کسی نے سنا ہے کہ اپنے دریا آپ نے بیچ دیے۔ تھوڑے سے پیسوں کے عوض جو ہماری بڑی بری عادت ہے جہاں ہمیں ڈالرز نظر آتے ہیں وہاں پر ہم سب کچھ بیچنے کو تیار ہوتے ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: آپ motion پر بات کریں۔ آپ بات کو مختصر کر دیں۔

سینیٹر ڈاکٹر زرقا سہروردی تیمور: میں پاکستانی ہوں۔ مختصر نہیں، میری motion under Rule 218 ہے۔ میں آرام سے بول سکتی ہوں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی، جی۔

سینیٹر ڈاکٹر زرقا سہروردی تیمور: جناب چیئرمین! بات یہ ہے کہ یہ جو روش ہے کہ جس میں ہم ذاتی مفاد کے لیے اپنے ملک کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ یہ انتہائی غلط روش ہے۔ اس پر بات کرنے کا مقصد یہ ہے کہ ہم یہ بات لوگوں کو باور کروائیں کہ دنیا بھی دیکھ رہی ہے اور ہم پاکستانی بھی دیکھ رہے ہیں۔ تھوڑے سے اور چند سو لوگ ہیں جو ہماری اشرافیہ ہے۔ جو اس ملک کے طاقتور لوگ ہیں۔ وہ ہر شعبے سے تعلق رکھتے ہیں۔ وہ ذاتی مفاد کے لیے اس ملک کا کھلواڑ کرتے ہیں اور اس وقت میں یہ چاہتی ہوں کہ یہ Motion کمیٹی میں جائے اور اس کے اوپر صوبائی حکومتیں study کریں کہ کہاں جا رہا ہے اور ان کی زمین کس قدر اور کن مقاصد کے لیے استعمال ہو رہی ہے۔

جناب چیئرمین! دوسری بات جو میں کرنا چاہ رہی تھی وہ یہ تھی کہ ہمیں اس وقت جو نقصان ہو رہا ہے یہ بہت serious ہے اور اگر اس کو ہم seriously نہیں لیں گے تو food insecurity تو ہو رہی ہے، already آپ نے 2020 سے لے کر 2024 کے درمیان اپنی

بہت ساری زمین بیچ دی ہے۔ جس طرح ابھی آپ نے نیلامی لگائی ہوئی ہے کہ کوئی کہیں سے آجائے، ہم سے ہمارے assets لے لے اور ہمیں بس پیسے دے جائے۔ پیسے دے دو، ڈالرز دے دو، ہم سے کچھ بھی لے جاؤ۔ وہی روش ہم نے پہلے بھی اپنائی، ہم نے پہلے بھی اپنی زمینیں بیچیں، اسی طرح ہم یہ کیے جارہے ہیں مگر اس کا خمیازہ پاکستان کے پچیس کروڑ عوام بھگت رہے ہیں اور آئندہ بھی بھگتیں گے۔ اس کے اوپر جب تک ہم ایکشن نہیں لیں گے، صورتحال بہتر نہیں ہوگی۔ لینڈ مافیا کا بہت بڑا role ہے۔ ابھی یہاں اسلام آباد کے پاس ایک بہت بڑی اسکیم ہے جو کہ بہت طاقتور لوگوں کی ہے، اس کے بیچ میں انہوں نے کہا کہ ہم نے fountains بنانے ہیں جس طرح دوبئی میں water fountains ہیں۔ آپ دیکھیے کہ وہ fountains کہاں سے بن رہے ہیں۔ انہوں نے زمین میں 400 فٹ کی گہرائی میں تقریباً چالیس bore کیے ہیں۔ اب ماشاءاللہ، آپ کو وہ fountains دیکھنے کو ملیں گے جیسے دوبئی کے fountains ہوتے ہیں لیکن اس کے بعد کیا ہوا؟ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ آپ کی زمین کا جو ground water ہے، اس کو آپ نکال رہے ہیں اور یہاں کے عوام، یہاں کے لوگوں اور یہاں کے جانوروں کا پانی آپ لے رہے ہیں اور ایک water strained nation کو آپ water starved کررہے ہیں۔ اس وقت ایک prediction یہ بھی ہے کہ اس خطے میں next war پانی کے اوپر ہوگی۔ لہٰذا، ہمیں اپنے ماحول کی ذمہ داری لینی چاہیے۔ ہمیں اس حوالے سے actions اٹھانے چاہییں۔ میری آپ سے استدعا ہے کہ اس معاملے کو کمیٹی میں بھیجا جائے۔ ہم اس بات کو آگے لے کر جائیں کہ ہر صوبہ بتائے کہ اس کی کتنی زمین جو کاشتکاری میں استعمال ہوتی تھی، وہ اب یا تو بِک چکی ہے یا اس پر گھر بن رہے ہیں یا اب وہ کاشتکاری کے لیے استعمال نہیں ہوتی تاکہ ہمیں احساس تو ہو کہ ہم اپنے ہی پاؤں پر کیسے کلہاڑی مار رہے ہیں۔ بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: اس پر کوئی ممبر بولنا چاہتا ہے؟ ذیشان خانزادہ صاحب۔

**Senator Zeeshan Khan Zada**

سینیٹر ذیشان خانزادہ: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ اس سے پہلے جو issue تھا black economy کے حوالے سے، میں اس کے متعلق بات کرنا چاہ رہا تھا۔ اگر آپ اجازت دیں، میں

صرف ایک منٹ میں یہ کہوں گا۔ یہ جو foreign currency black market ہے، یہ صرف foreign currency کے لیے نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: اس پر بعد میں بات کریں۔ آپ رولز کے مطابق چلیں۔ اگر اس طرح آپ کھڑے ہوں گے تو ٹھیک نہیں ہوگا۔ آپ کو میں نے موقع دیا، آپ اسی پر بات کریں۔

سینیٹر ذیشان خانزادہ: جناب چیئرمین! میرے کہنے کا مقصد تھا کہ یہ صرف foreign currency نہیں، gold تیل اور ایسی کئی چیزیں ہیں اس ملک میں جن کے اوپر یا تو ٹیکس زیادہ ہو یا ان کے اوپر کوئی import or export restrictions ہوں۔ لہٰذا، اس میں پورا channel ایک ہی ہے۔ وہی departments ہیں، وہی لوگ ہیں جو کہ اس کو استعمال کرتے ہیں اور اس سے فائدہ لیتے ہیں۔ میرے خیال میں اس کے اوپر ایک پوری debate ہونی چاہیے۔ میرے پاس الگ points بھی تھے لیکن جس طرح آپ نے کہا ہے، میں اس پر آج بات نہیں کروں گا۔ جس طرح منسٹر صاحب نے بھی ذکر کیا، اس پر next جب بھی بات ہوگی تو ان شاءاللہ، میں وہ points ضرور آپ کے سامنے رکھوں گا۔ جس طرح باقی دوستوں نے کہا، اس کا solution ہمارے پاس آج کل ایک ہی ہے۔ چونکہ ہم exports تو اتنی آسانی سے نہیں بڑھا سکتے لیکن remittances پر ہمیں focus کرنا چاہیے اور یہی ایک solution ہے۔

جناب چیئرمین! ڈاکٹر زرقا صاحبہ یہ motion لائی ہیں، اس کے دو تناظر ہیں۔ ایک تو یہ کہ climate change ایک الگ issue ہے۔ اس سے ہمارے agricultural sector پر جو effect ہو رہا ہے، وہ ایک ایسی چیز ہے جو پچھلے کافی عرصے سے ہمارے ملک کو بہت نقصان پہنچا رہی ہے۔ Climate change کے بارے میں یہ ضرور کہا جاتا ہے کہ پاکستان ان ملکوں میں سے نہیں ہے جن کی وجہ سے پوری دنیا میں greenhouse emissions ہو رہی ہیں۔ یہ پاکستان کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ باقی ممالک ہیں جو کر رہے ہیں لیکن یہ ضرور ہے کہ پاکستان کا climate اس کے نتیجے میں affect ضرور ہو رہا ہے بلکہ ان ملکوں سے بھی زیادہ ہو رہا ہے۔ پاکستان ان ملکوں میں سے ہے، شاید پانچویں نمبر پر ہے جو کہ ان greenhouse emissions کی وجہ سے affect ہو رہا ہے۔ اگر ہمارے علاقوں میں جو کہ زرعی طور پر ہمارے لیے بڑے ضروری ہیں، ادھر سیلاب آتے ہیں اور جو نقصان ہماری زمینوں کا ہوتا ہے، وہ صرف اس

فصل کے لیے نہیں ہوتا۔ ہماری زمین کئی سالوں تک بے کار ہو جاتی ہے اور ہم اس پر کوئی چیز اگا نہیں سکتے۔ یہ ایک بڑی ضروری چیز ہے کہ international forums پر ہم یہ بات ضرور کریں کہ پاکستان کے لیے اگر climate change کے حوالے سے کوئی فنڈ ہو تو وہ ملنا چاہیے اور سب سے زیادہ ملنا چاہیے۔ ہمیں ایسے dams پر کام کرنا چاہیے جو کہ ہماری زمینوں کو بچا سکیں۔

جناب چیئرمین! ہم اپنے پیسوں سے تو dams بنا نہیں سکتے کیونکہ اس وقت پاکستان کے جو حالات ہیں، economy کے اور خزانے کے جو حالات ہیں لیکن کم از کم ہم ایسے پروگرام سے فائدے لے سکتے ہیں جو کہ ایسے ممالک کے ہیں جو climate change کے لیے فنڈز دیتے ہیں۔ اس میں پاکستان کا share سب سے بڑا ہونا چاہیے۔ موجودہ حکومت اس حوالے سے role ادا کرے اور پاکستان کے لیے ایک اچھا سا فنڈ لے کر آئے۔

جناب چیئرمین! جیسا کہ ڈاکٹر زرقا صاحبہ نے بات کی، food security پاکستان کا ایک issue ہے۔ اللہ نہ کرے اگلے سالوں میں یہ اور بھی بڑھ جائے۔ جیسا کہ ابھی ہم نے گندم کے حوالے سے دیکھا، ہمیں جو مسائل درپیش ہیں، ایسی کئی چیزیں ہیں۔ ادھر چاول کا issue بھی سامنے آرہا ہے، cotton کا بھی ہے، چینی کا بھی، مکئی کا بھی۔ سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ monsoon rain shift ہوتی جارہی ہے۔ جدھر پہلے ایک چیز اگتی تھی، اب وہ نہیں ہو پارہی۔ یہ سب سے بڑا نقصان ہے جو پاکستان کے agricultural sector کو پہنچ رہا ہے۔ اس کو دیکھنا چاہیے، اس پر discussion ہونی چاہیے اور ہاؤس کو بتایا جانا چاہیے کہ حکومت اس کے لیے کیا اقدامات کر رہی ہے کیونکہ ہماری 60 فیصد آبادی اس agricultural industry سے منسلک ہے۔ وہ صرف employment کی وجہ سے نہیں بلکہ اس میں اور ایسے طبقے ہیں جو کہ اس سے منسلک ہیں۔

جناب چیئرمین! اس معاملے پر توجہ اس لحاظ سے دی جائے کہ weather patterns کو study کیا جائے اور یہ جو 60 فیصد ہے، اس کو ہم بڑھائیں اور ان لوگوں کی income کو اور بھی improve کر سکیں۔ یہ میری دو تین suggestions تھیں۔ یہ ایک اچھا topic ہے۔ Food security ہماری ترجیحات میں ہونی چاہیے۔ اس issue پر اس ملک میں کام بہت ضروری ہے۔ منسٹر صاحب بیٹھے ہیں، اس کے بارے میں ہمیں بتائیں گے کہ آگے حکومت کا کیا plan ہے۔ آپ کا بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: منسٹر صاحب۔

**Senator Azam Nazeer Tarar, Minister for Law and Justice**

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: میں ایک مرتبہ پھر شکریہ ادا کروں گا کہ سینیٹر زرقا سہروردی صاحبہ نے ایک اہم مسئلے کی طرف توجہ مبذول کروائی۔ اس وضاحت کے ساتھ کہ یہ بہت موقر، معزز اور responsible forum ہے، ہم بات کرتے ہوئے، فرطِ جذبات میں کئی مرتبہ ایسی باتیں کہہ جاتے ہیں، پاکستان کا پانی کسی سیاسی حکومت نے نہیں بیچا۔ پاکستان کا پانی، ہمیں لاکھ اختلاف سہی، صدر ایوب خان صاحب جو ہمارے قومی اسمبلی میں لیڈر آف اپوزیشن، جناب عمر ایوب صاحب کے دادا مرحوم ہیں، ان کے زمانے میں یہ سارا کچھ ہوا تھا لیکن چونکہ یہ state of Pakistan نے state of India کے ساتھ ایک agreement کیا، Indus Treaty جس کو negotiate کروایا اور اس کی جو guarantee ہے، وہ as a third party, World Bank ہے۔ یہ سارا negotiated instrument ہے۔ اس میں کوئی بیچنے یا خریدنے کی بات نہیں ہے۔ جن دریاؤں کا پانی بھارت سے پاکستان میں داخل ہوتا ہے، upstream state ہونے کی وجہ سے بہرکیف اس کو اس پر کچھ اختیار زیادہ ہے۔ ہم downstream ہونے کی وجہ سے، اس پانی کی تقسیم کے لیے اس معاہدے میں گئے۔ شاید کئی حوالوں سے وہ معاہدہ ہی ہے جس کی وجہ سے بھارت آج international arbitration میں proceedings سے بھاگنا چاہ رہا ہے اور وہ اس معاہدے سے نکلنا چاہ رہا ہے۔

بہرکیف، جہاں تک موسمیاتی تبدیلیوں کا تعلق ہے، یہ ایک بہت بڑا challenge ہے۔ Naturally یہ کسی انسان کا تو پیدا کردہ ہے بلکہ پوری انسانیت کا پیدا کردہ ہے۔ ہم نے Industrial revolution کے بعد ماحول کے ساتھ جو کچھ کیا ہے، میں یوں کہوں گا کہ یہ اس کی by-product ہے۔ Unfortunately, Himalayan foothills میں ہونے کی وجہ سے پاکستان دنیا کے ان چند ممالک میں سے ایک ہے جو climate change کی وجہ سے بری طرح hit ہو رہے ہیں۔ طرفہ تماشہ یہ ہے یا شومی قسمت کہیں کہ دنیا میں پاکستان کی carbon emission contribution is less than 1 per cent اور اس کے مقابلے میں پاکستان جو toll دے رہا ہے، وہ بہت زیادہ ہے۔ 2022-2023 کے

devastating floods and torrential rains ہوں، یہ کسی سے ڈھکی چھپی بات نہیں کہ ہمارا ملک climate change effects کے حوالے سے دنیا کے چند most sensitive خطوں میں fall کرتا ہے۔ جو ہماری زرعی industry ہے، ہم یہ بات سنتے آئے ہیں کہ یہ پاکستان کی معیشت کی ریڑھ کی ہڈی ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ تقریباً 23 per cent is the total share of agriculture in the GDP. زراعت سے منسلک جو لوگ ہیں، اگر ہم State Bank of Pakistan کی طرف سے جاری کردہ روزگار کے index report کو دیکھیں تو اس میں بھی 37.4 per cent employment زراعت سے جڑی ہوئی ہے۔

(اس دوران ایوان میں اذانِ مغرب سنائی دی گئی)

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی منسٹر صاحب۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: میں اپنی بات سمیٹتے ہوئے یہ عرض کروں گا کہ 2022 میں غیر متوقع تبدیلیوں کے نتیجے میں ہماری تقریباً 4.4 million acre فصلیں تباہ ہوئیں اور 1 million سے زیادہ livestock damage ہوا۔ Heat waves سے متاثرہ لوگوں کی تعداد میں millions کے حساب سے اضافہ ہوا ہے۔ ان کے تدارک کے لئے 2022 میں کسان پیکج کا اجراء کیا گیا اور بیج اور زرعی ادویات کی فراہمی subsidized rate پر دی گئیں۔ اب ایسی اجناس بھی متعارف کروائی جارہی ہیں جو موسمیاتی تبدیلی کو برداشت کر سکیں۔ بیج کے لئے Seed Authority قائم کی گئی ہے۔ آبپاشی میں ہماری زیادہ تر توجہ drip irrigation and water storage پر ہے تاکہ ہم پانی بچا سکیں۔ اس پر بھی کام ہو رہا ہے۔ اسی طرح National Adaptation Plan ہے جو ہمیں موسمیاتی تبدیلیوں سے آگاہ رکھے گا۔ 2022 کے بعد ایک survey ہوا جس میں international donors نے بھی ہمارا ساتھ دیا، اس کے مطابق 2030 تک ہمیں ان plans کو یقینی بنانے کے لئے 152 billion dollars required ہیں۔ پانی کے flow and quality کو بہتر بنانے کے لئے Living Indus Initiative project پر کام شروع کیا گیا ہے۔ Recharge Pakistan کے نام سے ایک project ترتیب دیا گیا ہے کہ جس کے ذریعے بارش کا پانی اور سیلابی ریلے دریاؤں اور

سمندروں میں جا کر ضائع ہونے کی بجائے ہم اسے استعمال کر سکیں۔ اس کے pilot project کے لئے 157 million dollars مختص کئے گئے ہیں۔ ہم اس کے first part کو مکمل کرنے جا رہے ہیں۔ 2021 سے agricultural point of view سے climate impact کے حوالے سے research and planning کے لئے 35 million dollars کا project عمل میں ہے۔ بہر کیف یہ ایک natural calamity ہے۔ اللہ تعالیٰ پاکستان کو ان آفات سے محفوظ رکھے لیکن حکومت اپنے محدود وسائل کے باوجود planning and development کے لئے جو ممکن ہے، وہ کر رہی ہے۔ اس وضاحت کے ساتھ میں سمجھتا ہوں کہ اس motion کو dispose of کیا جائے، شکریہ۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین: سینیٹر زرقا! تحریک پر تو بحث مکمل ہو گئی ہے۔ جی منسٹر صاحب۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جناب! یہ motion House میں آئی اور اس پر debate بھی ہو گئی۔ میں نے سارا جواب دے دیا ہے۔ اب بے شک کسی اور appropriate time پر اس پر بات ہو سکے گی۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: اس تحریک پر بحث مکمل ہو چکی ہے۔ اب ہم Order No. 29 پر آتے ہیں۔ یہ سینیٹر ثمینہ ممتاز زہری کے نام پر ہے۔ براہ مہربانی قرارداد پیش کریں۔

## Resolution moved by Senator Samina Mumtaz Zehri recommending allocation of special funds under PSDPs to construct the new railway line and necessary infrastructure in the province of Balochistan

Senator Samina Mumtaz Zehri: Thank you, Mr. Chairman! I move the following Resolution:-

"Cognizant of the fact that the railway line and railway infrastructure in Balochistan is more than 100 years old and worn out;

Keeping in view the insufficient railway infrastructure in that Province and the need to ensure that all the districts of the province get benefited from the development projects like CPEC etc.;

The Senate of Pakistan, therefore, recommends that the Government should take immediate steps for allocation of special funds under PSDPs to construct the new railway line and necessary infrastructure in the province of Balochistan in order to connect and enable all districts of province to get benefited from the development projects in the province."

جناب ڈپٹی چیئرمین: میرے خیال میں اس کی کوئی مخالفت نہیں ہو گی۔ جی منسٹر صاحب۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جناب! Future کے point of view سے اگر ہم یہ کہیں کہ reviving Pakistan through Balochistan تو یہ بات غلط نہیں ہو گی۔ اللہ تعالیٰ نے بلوچستان کو جو قدرتی وسائل عطا کئے ہیں، ان میں سے اگر صرف ایک منصوبے ریکوڈک کی بات کی جائے تو وہ billions of dollar کا ہے۔ اس کے علاوہ اور منصوبے بھی آ رہے ہیں۔ بلوچستان کی ترقی کو دیکھتے ہوئے ابھی جتنے projects conceive کئے گئے ہیں، ان میں 901 کلومیٹر گوادر-مستونگ project ہے۔ اس کے علاوہ 387 کلومیٹر بسیمہ-خضدار-جیکب آباد project بھی ہے اور ان کی feasibility work ML-4 کے تحت ہو رہی ہے۔ ان کے ذریعے گودار-تربت-ہوشاپ-کیچ-مستونگ-واشک-پنجگور-.بسیمہ-سوراب-قلات-دالبندین کو جوڑا جائے گا۔ اسی طرح خضدار اور جیکب آباد کو بسیمہ کے ساتھ منسلک کیا جائے گا۔ گوادر میں modern container terminal کی تعمیر کے لئے زمین کا حصول مکمل کر لیا گیا ہے۔ 7 جون 2024 کو مستونگ-جیکب آباد ریلوے منصوبے کے لئے 16 ارب روپے کی منظوری دے دی گئی ہے۔ اسی طرح 675 کلومیٹر کی گوادر-نوکنڈی-ریکوڈک کے نئے railway منصوبے کو conceive کیا گیا ہے۔ اس کی ML-3 کے ذریعے feasibility study ہو رہی ہے۔ اس میں یا تو joint venture ہو گی یا direct foreign investment ہو گی۔ اسی طرح بوستان-ژوب سیکشن کی بحالی کے لئے ڈی آئی خان-کوٹلہ جام کے راستے پشاور کے ساتھ ملانے کی feasibility تیار کی جا رہی ہے بلکہ مکمل ہے اور اس پر کام شروع ہو جائے گا تاکہ بلوچستان اور خیبر پختونخوا کے درمیان

مختصر ترین ریل رابطہ فراہم کیا جائے۔ اس کے 242 کلو میٹر کے سبی سیکشن پر up gradation جاری ہے۔ اس کے PC-I کے لئے CDWP 8000 million rupees کی منظوری دے چکی ہے اور اس پر اگلے مالی سال میں کام شروع ہونے کا امکان ہے۔ ML-3 کے تحت 337 کلو میٹر کوئٹہ - تفتان railway track up gradation کے لئے Pakistan Railways, JVs کے تحت اس پر کام کر رہا ہے۔ کوئی joint venture آ جائے، جیسا کہ میں نے شروع میں عرض کیا تھا، یہ وہ mega projects ہیں جو ریل کے ذریعے بلوچستان کو ترقی کے دھارے میں شامل کرکے پاکستان کو اس معاشی گرداب سے نکالنے کے لیے conceive کیے گئے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ اس پر کوئی عمل درآمد شروع ہوتا ہے تو اس کے اثرات ہمیں نظر آنا شروع ہوں گے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی، سینیٹر انوار الحق کاکڑ صاحب۔

**Senator Anwaar Ul Haq**

سینیٹر انوار الحق: بہت شکریہ، جناب چیئرمین! مجھے بڑی خوشی ہوئی کہ وزیر قانون صاحب نے بڑی تفصیل سے infrastructure کی development اور بلوچستان کی national cohesion میں جو کردار ہے، اس پر روشنی بھی ڈالی۔ میں آپ کے توسط سے اس ایوان کو اور پوری قوم کو مخاطب کرتے ہوئے یہ بات کرنا چاہوں گا کہ infrastructure اب نئ مملکتوں میں it is part of your identity. British underground rail, British Royal Mail has become part of the British identity. جو issue ہمارے ساتھ آ رہا ہے، میرے اس ساڑھے چھ ماہ یا سات ماہ کے دورانیے میں بھی مسلسل کوشش کے باوجود ہم اس کا حصول تو نہیں کر پائے۔ ہماری موجودہ حکومت سے درخواست ہوگی کہ کراچی سے چمن جو ہماری شاہراہ ہے، اس میں کراچی سے خضدار سیکشن کے لیے اس وقت بھی ہمیں NHA اور Planning Commission کی جانب سے surety دی جاتی رہی کہ اس کی financing وہ کروا رہے ہیں سعودی عرب سے یا باقی جو funding available ہے۔

وزیر قانون صاحب! یہ وہ شاہراہ ہے جس میں ہماری ہلاکتیں war on terror سے بھی زیادہ ہیں۔ لاہور سے پشاور ایک ‘C’ بن گیا ہے موٹروے کا، اگر آپ نے اس ملک کو ‘O’ کی shape دینی ہے اور connect کرنا ہے تو کراچی سے ژوب کو ‘O’ کی shape دینی پڑے گی۔ یہ تمام لوگ ایک blood flow کی طرح آئیں گے اور جائیں گے۔ اگر یہ infrastructure

خصوصی طور پر کراچی سے چمن تک road اگر unattended رہی، ہماری بیوروکریسی اور technocrats اس کے لیے ایک منفی رویہ رکھتے ہیں کہ جناب اس پر اتنی traffic نہیں، مختلف قسم کی توجہات دیتے ہیں جو کہ بالکل illogical ہیں۔ پچاس لاکھ پشتون جو کراچی میں settled ہے، ان کی خیبر پختونخوا اور بلوچستان میں آمد و رفت بھی اسی route سے ہوگی، اگر اس کی connectivity بن جائے گی۔ موجودہ حکومت سے میری گزارش ہے کہ اس کو priority پر رکھا جائے۔ اس کی funding کو focus کیا جائے۔ براہ مہربانی ہماری طرف سے وزیراعظم صاحب کو convey کریں کہ بلوچستان کا یہ مسئلہ top most priority پر ہونا چاہیے۔ بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: نماز کا بھی وقت ہے۔ میرے خیال میں قرارداد کو پیش کرتے ہیں۔ اب میں قرارداد ایوان کے سامنے رکھتا ہوں اور اس پر رائے لیتا ہوں۔ جو قرارداد کے حق میں ہیں وہ کہیں ہاں اور جو قرارداد کی مخالفت میں ہیں وہ کہیں ناں۔

(قرارداد پر رائے لی گئی)

جناب ڈپٹی چیئرمین: مخالفت میں کوئی نہیں ہے۔ میرے خیال میں 'ہاں' والوں کی تعداد زیادہ ہے، لہٰذا اس قرارداد کو منظور کیا جاتا ہے۔ شکریہ۔

(اس موقع پر ڈیسک بجائے گئے)

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی جی، ایک منٹ۔ جی شبلی فراز صاحب۔

## Point raised by Senator Syed Shibli Faraz, Leader of the Opposition, regarding the current political and economic situation in the country

سینیٹر سید شبلی فراز (قائد حزب اختلاف): شکریہ، جناب چیئرمین! سب سے پہلے تو ہمیں بڑی خوشی ہے کہ آپ کو chair پر بیٹھا دیکھ کر اور ہم اپنی پوری تعاون کا یقین دلاتے ہیں۔۔۔

(اس موقع پر ڈیسک بجائے گئے)

سینیٹر سید شبلی فراز: ہم یہ امید کرتے ہیں کہ بسا اوقات ایک positive چیز جو نکل سکتی ہے وہ یہ ہے کہ آپ کی involvement House proceedings میں بہت اہم ہوگی، اس لیے ہم آپ کو welcome کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: شکریہ، جی!

سینیٹر سید شبلی فراز: جناب والا! ہم نے پچھلے اجلاس میں بھی اوراس اجلاس میں بھی اپنے colleague سینیٹر اعجاز احمد چوہدری صاحب، جو پچھلے ایک سال سے پابندِ سلاسل ہیں، ان کے لیے production orders کی درخواست کی تھی۔ اُس وقت بھی اوراس اجلاس کے لیے بھی request کی لیکن اس پر کوئی عمل درآمد نہیں ہوا۔ ہمیں یاد ہے کہ ہماری حکومت میں سینیٹر کامران مائیکل، شہباز شریف صاحب اور سعد رفیق صاحب کے production orders جاری ہوئے تھے، اور بھی اس طرح کی examples ہیں۔ میرا خیال ہے کہ اس ایوان کا ممبر ہوتے ہوئے ان کے production orders جاری کرنے چاہییں۔ میں امید رکھتا ہوں کہ Ministry of Law اور Chairman Senate اس بات کو یقینی بنائیں گے کہ سینیٹر اعجاز احمد چوہدری صاحب کے production orders جاری کیے جائیں گے۔۔۔

(اس موقع پر ڈیسک بجائے گئے)

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی اپنی بات پوری کریں۔

سینیٹر سید شبلی فراز: دوسری بات یہ ہے کہ حکومت پنجاب نے defamation law pass کیا ہے، وہ ایک fascist mindset کی عکاسی کرتا ہے۔ اس law سے جس طرح ہمارے صحافی برادران، صحافی community پر ایک قدغن لگا دی گئی ہے کہ وہ اپنا قلم اور نہ اپنی زبان استعمال کریں۔ ایک جمہوری حکومت جو اپنے آپ کو جمہوری کہتی ہے حالانکہ ہے نہیں۔ ان کی ایک dictatorial سوچ ہے۔ یہ جس طریقے سے ہوا، اس میں ہم پاکستان پیپلز پارٹی کو موردِ الزام ٹھہراتے ہیں کیونکہ انہوں نے سہولت کاری کی ہے۔ انہوں نے ”رند کے رند رہے ہاتھ سے جنت نہ گئی“ کے فارمولے پر عمل کیا ہے۔ اور وہ ایسے سمجھتے ہیں کہ پاکستان کے عوام گھاس کھاتے ہیں۔۔۔۔

(اس موقع پر ڈیسک بجائے گئے)

سینیٹر سید شبلی فراز: اور یہی وجہ ہے کہ پاکستان پیپلز پارٹی جو کہ اپنے آپ کو liberal جماعت کہلاتی ہے، وہ بھی اسی رنگ میں ڈھل گئے ہیں جس میں PML(N) ہے۔ ان کی تو سمجھ آتی ہے لیکن پاکستان پیپلز پارٹی بالکل اس میں شریک جرم ہے۔ اس کو عوام کے سامنے اور

journalists community and media community کو بالکل اسی میں شامل سمجھتے ہیں کیونکہ ان کے بغیر یہ ممکن نہیں تھا۔

آخری بات، Election Commission of Pakistan نے اسلام آباد کی تین سیٹوں کے حوالے سے جس طریقے سے دھاندلی کی اور اس کے نتائج change کیے، اس کے جو Election Tribunals تھے، ان کے judges کو جس طرح سے change کیا جارہا ہے، جس بھونڈے طریقے سے جو election petitions ہیں، جو Judges مقرر ہوگئے ہیں اور ان کے ہارے ہوئے Form 47 کی پیداوار کی منشا پر ان تینوں Tribunal کے ججوں کو تبدیل کر دیا گیا ہے۔ یہ ایک انتہائی بھونڈا طریقہ ہے۔ دیکھیں الیکشن آپ ہارے ہیں۔۔۔

(اس موقع پر ڈیسک بجائے گئے)

سینیٹر سید شبلی فراز: اسلام آباد کی تینوں سیٹیں آپ بری طرح سے ہارے ہیں اور Election Commission of Pakistan جس پر ہم کل تفصیل سے بات کریں گے، جس طریقے سے وہ پارٹی بنے ہیں، فریق بنے ہیں، اس سارے کام میں وہ قابل مذمت ہیں اور beneficiaries کے ایماء پر ان Election Tribunals میں ججز کا change ہونا، judges میں no confidence ظاہر کرنا سمجھ سے بالاتر ہے لیکن اس سے زیادہ سمجھ سے بالاتر بات یہ ہے کہ ECP نے ان کو oblige کیا ہے کیونکہ ECP hands in gloves تھا۔ یہ کچھ بھی نہیں ہو سکتا تھا، یہ elections, اس پر ہم again یہ کہتے ہیں کہ کل اس پر تفصیلی بات کریں گے۔ ہم اس کی بھرپور مذمت کرتے ہیں اور ہم سمجھتے ہیں کہ الیکشن کمیشن آف پاکستان بجائے فریق بننے کے انصاف مہیا کرے، ان کا کام free and fair election کرنا ہے، جس میں وہ بری طرح سے ناکام ہوئے ہیں۔

جناب! دوسری طرف پاکستان تحریک انصاف کی symbol کی جو petition ہے، اس کو روز روز postpone کیا جاتا ہے، تاریخیں لگتی ہیں اور پھر cause list آخری دن cancel ہو جاتی ہے۔ کم از کم یہ کام کریں تو اس کو کسی طریقے سے کریں، بھونڈے طریقے سے تو نہ کریں کہ ایک پارٹی ہے جس کو اس کے symbol سے deny کیا گیا ہے، اس کا جو بھی طریقہ کار ہے اس کے مطابق چلیں لیکن نہیں آپ نے طے کیا ہوا ہے کہ پاکستان تحریک انصاف کو انتخابی نشان نہیں دینا۔

آپ سمجھ رہے ہیں کہ Local Bodies Elections آرہے ہیں۔ پاکستان تحریک انصاف کے ساتھ آپ نے سب کچھ کر دیا، آپ نے پاکستان تحریک انصاف کے ساتھ کیا کچھ نہیں کیا؟ آپ نے عمران خان صاحب کو جیل میں ڈال دیا ہے اور آپ نے پارٹی leadership and workers کو جیل میں ڈال دیا ہے۔ آج عمر ایوب صاحب، Leader of the Opposition, National Assembly میں ہیں، وہ عدالت میں پیش ہونے کے لیے گئے، ان کو روکا گیا اور ان کو عدالت تک جانے کے لیے بھی اجازت نہیں ملی۔ یہ کیا ہے؟ آپ بس پکڑیں اور کہیں کہ ہم قانون اور آئین کچھ بھی نہیں مانتے، آپ سب کو جیلوں میں ڈال دیں اگر اس سے ملک آگے بڑھ سکتا ہے تو 100 بار کریں۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ ایک قانون اور آئین ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ جو present Government ہے جو کہ پچھلے پورے دو سالوں میں جو کچھ ہوا ہے، اس کی beneficiary رہی ہے۔ یہ اپنے آپ کو اگر سیاسی جماعت کہتے ہیں تو کھڑے ہو جائیں لوگوں کو کچھ تو بتائیں کہ یہ ایک سیاسی جماعت ہے۔ تب ہی آپ کو لوگوں نے reject کیا ہے، پھر آپ کہتے ہیں کہ ہمارے لوگ کیسے reject ہوئے ہیں، ہماری 17 seats کیسے آگئیں جو کہ بنا دی گئیں، ان کو plastic کی طرح کھینچ کر 100 سے اوپر کر دیا گیا۔ آپ دیکھیں کہ اس قسم کی چیزیں ہیں، ابھی کل یا پرسوں بجٹ آرہا ہے، پتا نہیں پرسوں آ بھی رہا ہے یا نہیں آرہا، جس طرح کے حالات ہیں وہ یہی بتاتے ہیں بڑا مشکل ہے۔ بات ان کے ہاتھ سے نکل چکی ہے کیونکہ یہاں پر نہ competence ہے، نہ ہی commitment ہے اور نہ democratic spirit ہے۔ ہم جس کی بنیاد پر کہہ سکیں کہ اس ملک کا کوئی مستقبل ہے۔ میں نے آپ کے سامنے یہ چیزیں رکھی ہیں اور میں یہ امید کرتا ہوں کہ sanity will prevail اور یہ جو کچھ بھی ہو رہا ہے اس سے ملک پیچھے جا رہا ہے اگر ملک آگے جاتا تو میں کہتا اور تیز کریں، یہ ظلم و ستم اور تیز کریں۔ ایسا نہیں ہوتا، اس سے ملک دہائیوں پیچھے چلے جاتے ہیں، دہائیاں پیچھے چلے گئے ہیں۔

جناب! ہم ایک ایسی society بن گئے ہیں، ایک ایسی قوم بن گئے ہیں جس میں لوگوں کا اس ملک کے ساتھ جو ایک لگاؤ ہے، اس میں کمی آگئی ہے کیونکہ ان کے living standards نیچے چلے گئے ہیں، آدھی قوم poverty line کے نیچے آرہی ہے، millions of youngsters are leaving this country, flight of capital ہے، کوئی

بھی investment نہیں کر رہا۔ ایسا نہیں ہے کہ ہم اس ملک میں کوئی ایسا ماحول پیدا کر رہے ہیں جس سے لوگ depressed ہوں، نہیں ہم چاہتے ہیں ہمارا ملک پھولے پھلے، ہمارے نوجوان اس ملک میں رہیں، اس ملک کی خدمت کریں لیکن ان کے لیے جو ماحول بنا دیا گیا ہے، وہ اس قدر تاریک ہے، اس قدر ظلم و ستم سے بھرا ہوا ہے، ناانصافی سے بھرا ہوا ہے۔ ہم اس کو کس طرح سے address کر سکتے ہیں، وہ اس طرح نہیں کر سکتے کہ ظلم کے میٹر کو ذرا اور تیز کر دیں۔ ہم سب محب وطن پاکستانی ہیں، ملک کا خیال رکھیں، ہم اس ملک سے محبت کرتے ہیں لیکن آپ دیکھیں یہ ایک چھوٹی سی بات ہے کہ ہماری کرکٹ ٹیم کے ساتھ جو ہوا ہے، یہ ظاہر کرتا ہے کہ آپ کوئی چیز نہیں سنبھال سکتے، ایک کرکٹ جیسی گیم بھی نہیں سنبھال سکتے، آپ معمولی سی کمزور ٹیم سے بھی ہار جاتے ہیں۔ اس سے ملک کے عوام کا morale down ہوتا ہے اگر یہی جیت ہوتی تو آج کم از کم ایک دن کے لیے لوگ خوش ہو جاتے، ان کا morale تھوڑا سا high رہتا۔ ایک شعر ہے یا مصرع ہے، میرے خیال سے عرفان صدیقی صاحب اس کو زیادہ بہتر پڑھ دیں گے،

یہاں کوئی روز جزا نہیں
یہاں موت میں بھی شفا نہیں

جناب! ایسا ماحول ہے، یہ ایک بڑا ہی ڈراؤنا ماحول ہے۔ حکومت کو چاہیے کیونکہ جو کچھ بھی ہو رہا ہے، وہ ان کی گھڑی کے under ہو رہا ہے، یہ کل یہ نہیں کہہ سکتے کہ ہمارا کیا لینا دینا تھا، ذمہ داری آپ پر ہے، political ذمہ داری آپ پر ہے، آپ کو اس کی price pay کرنی پڑے گی، political price pay کرنی پڑے گی جو آپ نے دو سال کی PDM کی حکومت میں کیا ہے۔ آپ نے جس طرح کا ماحول بنایا ہوا ہے، جس طرح economy کو، جس طرح ملک کی security, ہر چیز پر تو آپ نے compromise کر دیا ہے۔ کون کون سا علاقہ ہے یا کون کون سا subject ہے جس کو ہم کہیں کہ وہ اچھا چل رہا ہے، آپ کوئی ایک بھی بتا دیں۔ اس طرح جس طرح پارلیمنٹ تھی۔ میرے خیال سے ہم نے جس طرح کے حالات دیکھے ہیں اس میں بھی کچھ نہیں ہے، یہ سب کچھ بڑے خوفناک ماحول کی منظر کشی کر رہا ہے۔ میں چاہوں گا ہمارے ملک کی جتنی بھی leadership ہے، عوام ہیں، لوگ ہیں، bureaucracy ہے، judiciary ہے اور جتنے بھی لوگ ہیں they have to take stock of things because country is going nowhere country is only going down, country is going south, this cannot continue. دیکھیں ملک تب رہتے ہیں جب اس ملک میں کوئی rule of law ہو، جب اس ملک میں کوئی امن ہو، جب اس میں as per the Constitution لوگوں کے جان و مال کی حفاظت ہو جو کہ نہیں ہے، جس کو بھی مرضی کیا تو اس کو اٹھالیا، جس کو مرضی ماردیا یہ تو Latin American ملکوں میں ہوتا ہے جہاں پر drug کا کاروبار ہے۔ میں Columbia میں رہا ہوں، میں as a banker South America میں رہا ہوں، میں نے وہاں پر بھی اس قسم کا ماحول نہیں دیکھا۔

جناب! ان کی پارلیمنٹ اور ادارے کم از کم پورے functional تو تھے۔ Law and order یہاں سے برا تھا لیکن ہم دیکھتے ہیں ہمارے نوجوان شہید ہو رہے ہیں۔ کل لکی مروت میں بھی شہید ہوئے ہیں۔ بھائی کس کے لیے اور کیوں؟ کیا وجہ ہے کہ اس قسم کی دہشت گردی ہو رہی ہے اور یہ کیوں ہو رہی ہے؟ اس کو کس نے resolve کرنا ہے؟ اس کو ہم نے resolve کرنا ہے، اس کو پارلیمنٹ نے resolve کرنا ہے۔ جب تک یہ نہیں ہوگا ہم نیچے چلے جاتے جائیں گے اور اس ملک کی جو بقاء ہے خاکم بدہن کہیں وہ question میں نہ آجائے، کہیں وہ خطرے میں نہ پڑ جائے۔ آپ کا شکریہ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: عرفان صدیقی صاحب۔

**Senator Irfan-ul-Haque Siddiqui**

سینیٹر عرفان الحق صدیقی: میں نے بڑی توجہ سے قائد حزب اختلاف کی گفتگو سنی۔ ماشاء اللہ انہوں نے حالات حاضرہ پر روشنی ڈالی، بلکہ اندھیرا ڈالا کیونکہ انہوں نے روشنی کی کوئی کرن تو ہمیں دکھائی ہی نہیں۔ انہیں تو چاروں طرف ایک بحران نظر آتا ہے، ملک ڈوبتا ہوا نظر آتا ہے، تباہی اور بربادی نظر آتی ہے اور نا امیدی نظر آتی ہے۔ یہ تمام چیزیں شاید ان کے ارد گرد ہوں یا ان کی جماعت یہ کیفیت محسوس کر رہی ہو لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ملک اس کیفیت کا شکار نہیں ہے۔

کل ہی ایک نہایت معتبر ادارے کا survey آیا ہے، جس کا یہ حوالہ اکثر و بیشتر دیتے ہیں، جس نے یہ کہا ہے کہ نوجوانوں میں آنے والے مستقبل کے حوالے سے امید کے گراف میں خاطر خواہ اضافہ ہو رہا ہے۔ مہنگائی جو 39% تھی، وہ اب 11% پر آگئی ہے۔ ہماری stock exchange اسی فیصد تک پہنچ گئی ہے۔۔۔

(مداخلت)

Mr. Deputy Chairman: Order, order.

سینیٹر عرفان الحق صدیقی: ادارے چل رہے ہیں۔ عدالتیں چل رہی ہیں۔ انہیں relief مل رہا ہے۔ پارلیمان چل رہی ہے۔ پارلیمان میں یہ خطاب کر رہے ہیں، کمیٹیاں لے رہے ہیں اور کمیٹیوں میں اپنی contribution بھی کریں گے۔ کہاں ہے بحران؟ کون سا بحران ہے۔ کون سا ادارہ کام نہیں کر رہا یا کس حصے میں اس وقت اضطراب کی لہریں اٹھ رہی ہیں۔ اس ملک کا کون سا ایسا حصہ ہے جہاں ان کے لیے ہمدردی کا ایک لاوا ابل کھڑا ہوا ہے جس کو یہ کہتے ہیں کہ یہ تو کوئی نظام ہی نہیں ہے اور تباہی اور بربادی ہو رہی ہے۔ کہاں ہو رہی ہے تباہی اور بربادی؟

یہاں پر سرمایہ کاری آ رہی ہے۔ لوگ آ رہے ہیں۔ ہم جا رہے ہیں۔ معاملات طے ہو رہے ہیں۔ ملک اللہ کے فضل و کرم سے آگے بڑھ رہا ہے اور ان کے تعاون سے اور بڑھے گا۔ یہ ہمارے ساتھ یہاں بیٹھے ہیں، ہم ان کی قدر و منزلت کرتے ہیں۔ یہ اس نظام کی مضبوطی کے لیے یہاں بیٹھے ہیں۔ یہ اپنی ساری grievances کو بھول کر اس نظام کا حصہ بنے ہیں۔

تو میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ خدانخواستہ ملک تباہی اور بربادی کی طرف نہیں جا رہا۔ نہ مایوسی پھیلائیں۔ یہ کہہ رہے ہیں کیوں ہمارے نوجوان شہید ہو رہے ہیں۔ کیوں دہشت گردی کی لہریں پھر سے پیدا ہو گئی ہیں۔

(اس موقع پر ایوان میں کورم کی نشان دہی کی گئی)

جناب ڈپٹی چیئرمین: عرفان صدیقی صاحب، کورم کی نشان دہی ہو چکی ہے۔ تو آپ بات ختم کریں۔

سینیٹر عرفان الحق صدیقی: بس میرا آخری جملہ یہ ہے کہ یہ اس لیے پیدا ہوئی ہیں کہ پچاس ہزار افراد آپ افغانستان کی جیلوں سے لے آئے اور یہاں لا کر ان کو آباد کیا۔ اس لیے دہشت گردی ہو رہی ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: گنتی کروا دیں۔

(اس موقع پر ایوان میں گنتی کی گئی)

**جناب ڈپٹی چیئرمین:** جی کورم کی نشان دہی کے بعد آپ کوئی بات نہیں کر سکتے۔ کورم پورا نہیں ہے اس لیے اس ایوان کی کارروائی بروز منگل ۱۱ جون ۲۰۲۴ شام پانچ بجے تک ملتوی کی جاتی ہے۔
شکریہ۔

-------------------

*[The House was then adjourned to meet again on Tuesday, the 11th June, 2024 at 05:00 p.m.]*

-------------------